بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاک

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلحدیث

لاہور

مسلکِ اہلحدیث کا داعی

جلد: 46

۲۲ تا ۲۸ شعبان ۱۴۳۶ھ 12 تا 18 جون 2015ء

شمارہ: 23

بم دھماکوں کے ذریعے مملکت میں داخلی انتشار پیدا کیا جارہا ہے

امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

برمی مسلمان

امام بخاری رحمہ اللہ

امام المحدثین کی سوانح حیات کے چند گوشے!

فرانس میں تیزی سے پھیلتا ہوا دین اسلام!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- اصول ایمان اور ایمان کی شاخیں.....؟!
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اس کے تقاضے.....؟!
- شوہر کا بیوی کو چھوڑ جانا طلاق نہیں.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

امن، مہذب معاشرہ کی ضرورت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ﴾ (العنکبوت: 67)

''کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو با امن بنا دیا حالانکہ اس کے ارد گرد سے لوگ اُچک لیے جاتے ہیں۔''

معاشرتی امن وسلامتی افراد معاشرہ کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اور امن وامان کا ماحول انسان کو مہذب اور متمدن بنانے کا باعث بنتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس وہ معاشرہ جہاں خوف کے بادل چھائے رہیں اور امن وامان کی صورتحال مخدوش رہے اور اس کے ساتھ ساتھ افراد معاشرہ کو جہالت کی تاریکی کا بھی سامنا ہو تو وہاں لوگ تہذیب کے دائرہ سے نکل کر ایسے افعال کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو بحیثیت مجموعی اقوام وملل پر اثر انداز ہوتے ہیں، کیونکہ انسان اپنی حفاظت کے لیے کسی غیر مہذب فعل کا ارتکاب کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو نعمت امن سے نوازنے کا وعدہ کیا ہے جو اس کی راہ پر چلتے ہیں اور اس کی نازل کردہ شریعت پر عمل پیرا ہوتے ہیں:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ...﴾

''جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کی بجا آوری کو اپنا وطیرہ بنائے رکھا' اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ضرور خلیفہ بنائے گا..... اور ان کے خوف وخطر کو امن وامان سے بدل دے گا۔'' (النور:55)

جب مسلمان شریعت الٰہی پر استقامت' تعلیمات نبوی کو اپنا رہبر اور رضائے الٰہی کو اپنی منزل بنالیں گے اور اپنے تمام امور زندگی میں منہج اسلامی کو اپنائیں گے تبھی جا کر وہ اس وعدۂ الٰہی کے حقدار قرار پائیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کی اندرونی وبیرونی دہشت سے آزادی نصیب فرمائیں گے۔

﴿فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝﴾ (الانعام)

''ان دو جماعتوں میں سے امن کا کون زیادہ مستحق ہے۔ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے، ایسوں ہی کے لیے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔''

اسی لیے کہا گیا ہے کہ: ''امن وامان' غربت وافلاس کے غم کو کم کر دیتا ہے جبکہ ڈر اور خوف کے حالات میں مال ودولت کی ریل پیل بھی سکون نہیں دلا سکتی۔''

حکمرانان وقت کو چاہیے کہ وہ اس نعمت عظمیٰ کے حصول کے لیے ان تمام ذرائع اور اسباب کو بروئے کار لائیں جن کی طرف شریعت الٰہیہ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ ان میں سب سے اہم توحید الٰہی کی اشاعت وترویج اور قرآن وسنت پر عمل اور ان کی تعلیمات کا عملاً نفاذ ہے۔ یہی ایک حقیقی صورت ہے جو معاشرتی امن کو بحال کر سکتی ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

استقبال رمضان

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، -وَفِي رِوَايَةٍ: فُتِحَتْ أَبْوَابُ الجَنَّةِ- وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ -وَفِي رِوَايَةٍ: فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ-.] (متفق عليه)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔'' ایک روایت میں ہے کہ ''جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔'' ایک روایت میں ہے کہ ''رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔''

آنے والے مہمان کا استقبال کرنا بڑی قدیم روایت ہے، اس سے مہمان کی بھی عزت افزائی ہوتی ہے اور میزبان بھی خوش ہوتا ہے۔ ایسے ہی اللہ کا یہ مہمان رمضان کا مہینہ جب شروع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا استقبال کرتے ہیں اور استقبال بھی اتنا عظیم کہ رمضان کی آمد کے ساتھ ہی آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یوں سمجھئے کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یعنی جو لوگ اس مہینے میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان کی عبادت قبول ہوتی ہے اور ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ چونکہ نیک اعمال آسمانوں کی طرف اٹھائے جاتے ہیں ان کے لئے اللہ آسمانوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ ترغیب ہے بندوں کے لئے کہ اب نیک اعمال کر لو، جنت کے تمام دروازے کھلے ہیں اور جہنم کے بند ہو چکے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے یعنی وہ اپنا کام نہیں کر سکتے اور قید ہونے کی بنا پر بندوں کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ شیطان انسانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہے۔ رمضان کی آمد کی بنا پر اسے زنجیروں میں قید کر دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان کے دنوں میں عبادت گزاروں کی تعداد بڑھ جاتی ہے اس لئے کہ ان کو گناہ کی دعوت دینے والے شیطان قید ہیں اور ان ایام میں اللہ کی رحمت کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں، اللہ کی رحمت عام ہو جاتی ہے۔ اللہ اپنے بندوں کو آوازیں دیتا ہے کہ آ کر میری رحمت کو سمیٹ لو، اس کے باوجود جو لوگ اللہ کی رحمت اور اس کی بخشش سے محروم رہتے ہیں وہ بڑے ہی بدنصیب ہیں۔

یوم تکبیر کا پیغام

قوموں کی زندگی میں ایسے مواقع آجاتے ہیں جو بڑے کٹھن اور حوصلہ شکن ہوتے ہیں اور وہ قوم کے صبر واستقلال کا امتحان ہوتے ہیں۔ وطن عزیز کے باسیوں کو بھی وہ وقت بھول نہیں سکتا جب سقوطِ ڈھاکہ کا المیہ رونما ہو چکا تھا۔ پاکستان کی ۹۰ ہزار فوج ازلی دشمن بھارت کی قید میں جا چکی تھی۔ متحدہ پاکستان کے لاکھوں حامی افراد جام شہادت نوش کر چکے تھے۔ بھارتی ٹی وی سقوطِ ڈھاکہ سے متعلق دستاویزی فلم دکھا رہا تھا۔ اس فلم میں پاکستان آرمی کے آفیسرز اور جوانوں کو ہتھیار پھینکتے ہوئے دکھایا جا رہا تھا۔ اس وقت بھارت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے کہا تھا کہ ''ہم نے دو قومی نظریہ کو خلیج بنگال میں ڈبو دیا ہے۔'' ایسے المناک حالات میں ملک میں مایوسیوں کے سائے بڑھتے جا رہے تھے۔ بھارت اور روس ملک میں علاقائیت' صوبائیت اور علیحدگی پسندوں کی سرپرستی میں بے حد سرگرداں تھے۔ ایسے حالات میں اس وقت کے وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے قوم کو حوصلہ دیا کہ ''گھاس کھائیں گے ایٹم بم بنائیں گے۔'' چنانچہ اس انقلابی اور تاریخی منصوبے کا آغاز ہوا۔ پھر جنرل (ر) ضیاء الحق کے دور میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور ان کے سائنسدان رفقاء نے یورینیم کی ۹۵ فیصد افزودگی حاصل کر لی اور پاکستان ایٹمی صلاحیت سے بہرہ ور ہو گیا۔ لیکن عالمی مصلحتوں اور امریکی دباؤ کی وجہ سے تجربات معرض التواء میں رہے تاہم بفضل اللہ تعالیٰ ایٹمی پروگرام آگے بڑھتا رہا اور بھارت نے 11 مئی 1998ء کو پاکستانی سرحد سے 93 میل دور راجستھان کے صحرائی علاقے پوکھران میں تین ایٹمی دھماکے کر دیئے۔ نیز بھارتی وزیر دفاع نے یہ دھمکی بھی دی کہ ہم آزاد کشمیر پر بھی قبضہ کر لیں گے۔ اس جارحانہ اعلان پر پاکستانی قوم میں خوف کی بجائے یہ ولولہ تازہ پیدا ہوا اور پوری قوم نے یہ مطالبہ کیا کہ بھارت کے جواب میں ایٹمی دھماکے کیے جائیں۔ چنانچہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور ڈاکٹر عبدالقدیر خاں نے قوم کو یقین دلایا کہ ملک میں بھرپور ایٹمی صلاحیت موجود ہے اور بہت جلد بھارت کو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

اس اعلان کے بعد یورپی ممالک اور امریکہ کے سربراہوں نے انہیں اس فیصلے سے باز رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔ امریکی صدر بل کلنٹن نے ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کی صورت میں قرضے معاف کرنے اور پانچ ارب ڈالر کی امداد کا اعلان کیا۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے پانچ بار ٹیلیفون بھی کیا۔ مگر وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے اس امداد کو ٹھکرا کر قوم کی عزت ووقار کی لاج رکھ لی۔ بالآخر 28 مئی 1998ء کو تین بج کر 16 منٹ پر چاغی کے مقام پر پانچ کامیاب ایٹمی تجربات کیے گئے اور پھر 30 مئی کو چھٹا ایٹمی تجربہ کر کے بھارت کے ایٹمی تجربات پر برتری حاصل کر لی اور یوں عالم اسلام کی پہلی اور دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ اس اعزاز پر پورے عالم اسلام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور یہاں مبارک باد کے پیغامات آنے شروع ہو گئے۔ ایٹمی دھماکہ کرنے پر امریکہ اور یورپی یونین نے پاکستان پر سخت پابندیاں عائد کر دیں اور پاکستان کے خلاف ایک طوفان کھڑا کر دیا۔ اس موقعہ پر ہمارے دیرینہ دوست سعودی عرب نے پاکستان کی حمایت کی اور مالی امداد فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ بڑی مقدار میں فری پٹرول دے کر پابندیوں کے اثرات کو زائل کر دیا۔ یہ سعودی عرب ہی تھا جس نے قیام پاکستان کے وقت سب سے پہلے اس مملکت کو تسلیم کیا۔

آج ہماری پارلیمنٹ نے یمن قضیہ کے حوالہ سے پاکستان کو غیر جانبدار رہنے کی قرار داد منظور کر کے احسان فراموشی کی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر محترم پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم مبارک باد کے مستحق ہیں کہ امیر محترم کی کال پر ملک کے اہم مقامات پر حرمین شریفین کانفرنسیں منعقد ہوئیں اور ریلیاں نکال کر حکومت کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کر دیا۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور 30 مئی کو گوجرانوالہ میں یوتھ فورس کی حرمین شریفین کانفرنس نے بڑی بڑی کانفرنسوں کی یاد تازہ کر دی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ پاکستان میں جب بھی کوئی ارضی یا سماوی آفت آئی تو سعودی عرب نے متاثرین کے لیے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ حجاج کرام اور معتمرین کے لیے سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ پھر حرمین شریفین کی توسیع وتزئین آل سعود کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان دھماکوں سے عالمی برادری میں پاکستان کا نام بلند ہوا اور اپنے ازلی دشمن بھارت

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
مسلمانوں کی حالت.....(خطبہ حرم)	6
سیرت امام بخاریؒ	9
فرانس میں اسلام	12
زکوٰۃ.....اہمیت اور مسائل	15
بری مسلمانوں کی حالت زار	18
سعودی استحکام کے خلاف سازشیں	19
منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل.....	20
تحفظ حرمین شریفین کانفرنس گوجرانوالہ (رپورٹ)	21
کابینہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان	22
اخبار الجماعہ	23

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ .....500/- روپے
ششماہی .....300/- روپے
بذریعہ وی پی .....535/- روپے
بیرونی ممالک سے .....5500/- روپے
فی پرچہ .....15/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لشٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی جرأت پیدا ہوئی۔ اس وقت بھارت کے وزیر اعظم مسٹر واجپائی بس پر بیٹھ کر لاہور پہنچے اور مینار پاکستان پر حاضری دے کر خوشی کا اظہار کیا۔ اس طرح بھارت کا طرز عمل بڑی حد تک تبدیل ہوا۔ پاکستان پر حملہ کرنا تو دور کی بات تھی اس کے حکمران پاکستان سے دوستی کی خواہش کرنے لگے۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ 1999ء میں جنرل (ر) پرویز مشرف نے نمائندہ اور منتخب حکومت کو برطرف کر کے ملک پر قبضہ کر لیا اور اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے امریکہ کے ایک ہی فون پر اس کی تمام شرائط تسلیم کر لیں۔ میاں محمد نواز شریف کو ملک بدر کر دیا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کو ناکردہ گناہوں کی پاداش میں گھر میں نظر بند کر دیا۔ آخر اسلام آباد ہائی کورٹ نے ڈاکٹر صاحب پر عائد پابندیاں ختم کر دیں۔ خدا خدا کر کے پرویز مشرف کا سیاہ دور ختم ہوا۔ پھر عوام نے پی پی کو مینڈیٹ دیا کہ شاید اس خزاں دیدہ چمن میں بہار آجائے مگر

اے بسا آرزو کہ خاک شد

2013ء کے انتخابات میں مسلم لیگ (ن) کو عوام نے عوام نے بھاری اکثریت سے مینڈیٹ دیا اور میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم بن گئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ وطن عزیز جغرافیائی سرحدوں کے حوالے سے بفضل اللہ محفوظ ہو چکا ہے۔ مگر اندرونی طور پر بھارت کی خفیہ ایجنسی ''را'' پاکستان میں تخریب کاری کے لیے دہشت گردوں اور بلوچستان کے علیحدگی پسندوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ بھارت کے ایک وزیر کے بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بھارت دہشت گردی کا حامی ہے۔ اب تو بھارت کی آبی جارحیت کے خطرات بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔ ایسے حالات میں 28 مئی کو سرکاری سطح پر یوم تکبیر پورے جوش وجذبہ کے ساتھ منانا چاہیے تا کہ بھارت کو یہ پیغام جائے کہ پاکستان کے لوگ اپنے دفاع کے لیے کسی طرح غافل نہیں ہیں۔

سعودی عرب میں بم دھماکے کی مذمت کرتے ہیں سینیٹر پروفیسر ساجد میر

ایک منصوبہ بندی کے تحت سعودی عرب میں داخلی انتشار پیدا کیا جا رہا ہے

لاہور..... مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے سعودی عرب کے شہر دمام کی مسجد کے باہر خودکش حملے کی مذمت کی ہے۔ اپنے ایک مشترکہ بیان میں ان کا کہنا تھا کہ ایک منصوبہ بندی کے تحت سعودی عرب میں داخلی انتشار پیدا کیا جا رہا ہے۔ حرمین شریفین کے خلاف سازشیں جاری ہیں۔ پاکستان سمیت عالم اسلام سعودی عرب کے استحکام کے لیے مشترکہ کوششیں کریں۔ اسلامی ممالک میں فرقہ وارانہ تصادم کے منفی نتائج نکلیں گے اور اسکا فائدہ طاغوتی قوتیں اٹھائیں گی۔ سعودی عرب میں دھماکے سعودی عرب کی سلامتی کے خلاف ہونے والی سازشوں کی کڑی ہے۔ اس کی مکمل تحقیقات ہونی چاہئیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ سعودی عرب کو داخلی طور پر کمزور کرنے والی قوتوں کا مقابلہ کریں گے۔ پاکستان کو فوری طور پاک فوج سعودی عرب روانہ کی جائے۔ سعودی عرب میں خلفشار پیدا کرنے والے دراصل حرمین شریفین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اب مزید انتظار کی بجائے فوری طور پر فوج سعودی عرب روانہ کرے۔ سعودی عرب پاکستان کا محسن ملک ہے' مشکل کی گھڑی میں ہمیں انہیں تنہا نہیں چھوڑنا چاہیے۔

اگر بھارتی مداخلت ہو رہی ہے اور را تخریب کاریوں میں ملوث ہے تو روکنا کس کی ذمہ داری ہے؟

ایف سی امن وامان کو بحال کرنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ پروفیسر ساجد میر

لاہور..... مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ بلوچستان میں بدامنی روکنے کے لیے انٹیلی جنس نیٹ ورک کو فعال بنانے کی ضرورت ہے۔ ایف سی امن وامان کو بحال کرنے میں ناکام ہوچکی ہے۔ دہشت گرد پورے ملک میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ اگر بھارتی مداخلت ہو رہی ہے اور را تخریب کاریوں میں ملوث ہے تو اسے روکنا کس کی ذمہ داری ہے؟ صرف خالی بیان بازی سے کام نہیں چلے گا۔ ملک کی سلامتی اور دفاع کیلئے سول وعسکری اداروں کے ساتھ ساتھ پوری قوم کو متحد ہونا پڑے گا۔ بلوچستان کے دورے سے واپسی پر مرکزی دفتر میں علماء کے وفود سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ سانحہ مستونگ کے پیچھے وہی ہاتھ سرگرم ہیں جنہیں پاک چائنہ اکنامک کوریڈور کے ذریعے اسکی عالمی منڈیوں تک رسائی ہونا گوارا نہیں۔ ملک دشمن نہیں چاہتے کہ یہاں ترقی' خوشحالی اور استحکام آئے۔ ملک کو کمزور اور منتشر کرنے کی سازشوں میں مصروف قوتوں کا مل کر مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ راہداری بلوچستان سے ہی گزرنی ہے اس لئے ان عناصر کی کوشش ہوگی کہ بلوچستان کا امن وسکون پامال رکھا جائے تا کہ چین خود کو غیر محفوظ سمجھتے ہوئے بالآخر اس منصوبے سے ہاتھ کھینچ لے۔ پروفیسر ساجد میر نے ڈیرہ بگٹی میں بلوچ راہنما طلال بگٹی کی وفات پر انکے بیٹے شاہ زین بگٹی سے تعزیت کا اظہار بھی کیا۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

شیطانی وساوس اور بُرے خیالات

سوال میں آج کل سخت ذہنی پراگندگی کا شکار ہوں' میرے دل میں بہت بُرے بُرے خیالات آتے ہیں' میں انہیں بیان نہیں کر سکتا۔ ان کے متعلق قرآن وحدیث میں کیا وضاحت ہے اور انہیں کیونکر دور کیا جا سکتا ہے؟

جواب شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار یہ ہے کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے ان کے دلوں میں بُرے بُرے وسوسے اور سنگین قسم کے خیالات ڈالتا رہتا ہے تاکہ انہیں نفسیاتی قلق اور فکری اضطراب میں مبتلا کرے جس سے ان کا عقیدہ خراب اور ایمان مکدر ہو جائے۔ صحابہ کرام کو بھی اس طرح کی باتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں ایسی باتیں پاتے ہیں جنہیں زبان سے بیان کرنا بہت گراں گذرتا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم واقعی ایسی باتیں سوچتے ہو اور انہیں زبان پر لانا گراں گذرتا ہے؟''..... لوگوں نے عرض کیا' جی ہاں' ایسا ہی معاملہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایمان کے خالص ہونے کی علامت ہے۔'' (مسلم' الایمان: ۱۳۲)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: ''میرے دل میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ انہیں زبان پر لانے سے مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں جل کر کوئلہ بن جاؤں۔'' ..... یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اس معاملہ کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا ہے۔'' (ابوداؤد الادب: ۵۱۱۲)

رسول اللہ ﷺ نے برے خیالات آنے کو خالص ایمان کی علامت اس لیے قرار دیا ہے کہ چور' ڈاکو ہمیشہ اس گھر میں آتے ہیں جہاں انہیں کوئی خزانہ ملنے کی امید ہوتی ہے۔ جن لوگوں کے گھر میں کچھ نہ ہو وہاں چور وغیرہ نہیں آتے۔ اس سلسلہ میں امام ابن تیمیہؒ نے بہت خوبصورت بات لکھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ''ایسے خیالات طالب علم اور عبادت گذار لوگوں کو پیش آتے ہیں' ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو ان سے واسطہ نہیں پڑتا کیونکہ دوسرے لوگ تو اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اس کے بنائے ہوئے راستہ پر چلتے ہی نہیں بلکہ وہ اپنے رب سے غافل اور اپنی خواہشات کے پجاری ہیں' شیطان کا یہی مطلب ہے' اس لیے انہیں مزید گمراہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس کے برعکس جو لوگ علم کے حصول اور عبادت میں لگے ہیں شیطان ان کا دشمن ہے' وہ انہیں وساوس اور برے خیالات کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دور لے جانا چاہتا ہے۔'' (الایمان: ص ۱۴۷)

ایسے خیالات کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے وساوس سے درگذر فرمایا ہے' جب تک وہ ان کے مطابق عمل نہ کریں یا ان کے مطابق بات نہ کریں۔'' (بخاری' العتق: ۲۵۲۸)

حدیث میں مزید وضاحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کے پاس آ کر شیطان کہتا ہے کہ مخلوق کو اس طرح کس نے پیدا کیا ہے؟ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ حتیٰ کہ وہ کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب معاملہ یہاں تک پہنچ جائے تو انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور آگے بڑھنے سے رُک جائے۔'' (مسلم' الایمان: ۱۳۴)

رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے خیالات کے لیے بہت مفید علاج تجویز کیا ہے کہ انسان ''اعوذ باللہ'' پڑھے اور ایسے خیالات کو دل سے جھٹک دے پھر اللہ کی عبادت میں لگ جائے تو اللہ کے فضل وکرم سے ایسے وساوس ختم ہو جائیں گے۔ درج بالا احادیث کی روشنی میں سائل کو درج ذیل کاموں میں اہتمام کرنا چاہیے تاکہ اسے بُرے خیالات اور شیطانی وساوس سے نجات مل جائے:

- جب اس قسم کے خیالات آئیں تو ''اعوذ باللہ'' پڑھے اور خیالات کو ترک کر دے۔
- اللہ کا ذکر شروع کر دے اور ایسے وساوس کو دل سے جھٹک دے۔
- اللہ تعالیٰ سے دعا اور التجاء کرے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے اسے محفوظ رکھے۔

اگر انسان ایسے حالات میں عبادت اور عمل میں لگ جائے تو امید ہے کہ تمام وساوس اور خیالات کافور ہو جائیں گے۔ قرآن کریم نے اس قسم کے خیالات کو شیطان کا بہت بڑا ہتھیار قرار دیا ہے اور ان سے پناہ مانگنے کی تلقین کی ہے جیسا کہ مراۃ الناس میں اس کی صراحت ہے۔ امید ہے کہ درج بالا علاج کرنے سے مسائل کو ایسے وساوس سے نجات مل جائے گی۔ واللہ اعلم!

محمد رسول اللہ ﷺ کا مفہوم

سوال شہادتین کے اقرار سے ایک کافر اسلام میں داخل ہوتا ہے' آپ اس بات کی وضاحت کریں کہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی شہادت کا کیا مفہوم ہے اور اس کے کون سے تقاضے ہیں جنہیں پورا کرنا ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

جواب شہادتین سے مراد یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دی جائے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' بلاشبہ یہ دونوں شہادتین اسلام کی چابی ہیں' ان کے بغیر اسلام میں داخل ہونا ممکن ہی نہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا مفہوم یہ ہے کہ تسلیم ورضا کے ساتھ دل کی گہرائی سے اس بات کا اقرار کیا جائے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور تمام جن وانس کے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس اقرار کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی بتائی ہوئی تمام چیزوں کو دل وجان سے تسلیم کیا جائے خواہ وہ ماضی کی اخبار ہوں یا مستقبل کے حوادث وواقعات۔ نیز آپ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی کرنا اور آپ کے فیصلوں پر راضی رہنا بھی اس میں شامل ہے۔ اس سلسلہ میں یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ آپ کی اطاعت دراصل اللہ کی اطاعت ہے اور آپ کی نافرمانی' اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت تک اپنے پاس نہیں بلایا جب تک آپ نے اپنی امت کو اس روشن راستہ سے آگاہ نہیں کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر اس وصف سے متصف فرمایا جو ادائے رسالت اور تبلیغ دین کے لیے ضروری تھا۔ اس وضاحت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ درج ذیل دو کاموں سے ''محمد رسول اللہ'' کی گواہی کالعدم ہوسکتی ہے:

- رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کو ہدف تنقید بنانا' اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے صدق وامانت اور عفت وعصمت کے متعلق حرف گیری کرنا یا آپ کی ذات عالی صفات کے ساتھ کسی بھی پہلو سے استہزاء وتمسخر کرنا یا آپ کو گالی دینا' بُرا بھلا کہنا اور آپ کی ذات پر کسی بھی پہلو سے اعتراض کرنا اس میں شامل ہے۔
- آپ کی لائی ہوئی شریعت کے کسی حصے کا انکار کرنا یا اس پر طعن کرنا' اس میں ہر اس چیز کا انکار شامل ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے۔ مثلاً قیامت کے دن' حساب وکتاب' میزان وصراط اور جنت ودوزخ وغیرہ جن کا تعلق امور مغیبات سے ہے۔ فرضیت نماز کو نہ ماننا' ادائیگی زکوٰۃ کو تسلیم نہ کرنا' چوری اور زنا کی حرمت سے انکار کرنا وغیرہ تمام امور اسی قسم میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شہادت پر کاربند رہنے کی توفیق دے۔

بھگوت گیتا کیا ہے؟

سوال ہمارے پڑوس میں ہندو رہتے ہیں' ان کا کہنا ہے کہ ہمارے نبی کرشن مہاراج ہیں اور بھگوت گیتا آسمانی کتاب ہے' اس کے متعلق آپ کا کیا موقف ہے؟ وضاحت سے لکھیں کہ ہر قوم کے لیے نبی کا آنا ضروری ہے۔

جواب قرآن مجید میں ہے: ''کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو۔'' (فاطر:۲۴)

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہر امت کے لیے ایک رہنما ہے۔'' (الرعد:۷)

اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا: ''ہم نے ہدایت کے لیے ایک رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعے سب کو خبردار کر دیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت سے کنارہ کشی کرو۔'' (النحل:۳۶)

ان آیات کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے انبیاء اور رسول علیہم السلام بھیجے ہیں لیکن اس سلسلہ میں دو باتیں یاد رکھی جائیں:

- ایک نبی کی تبلیغ جہاں جہاں تک پہنچ سکتی تھی وہاں کے لیے وہی نبی کافی رہا' یہ ضروری نہیں کہ ہر ہر بستی اور ہر ہر قوم میں الگ الگ انبیاء آتے۔
- ایک نبی کی دعوت کے آثار اور اس کی رہنمائی کے نقوش قدم جب تک محفوظ رہے' اس وقت تک کسی نئے نبی کی ضرورت نہ تھی۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر نسل اور ہر پشت کے لیے الگ نبی بھیجا جائے۔ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک کے لیے ہے۔ اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور کذاب ہوگا۔

اس وضاحت کے بعد کرشن مہاراج کے متعلق ہمارا رجحان یہ ہے کہ وہ ایک مذہبی رہنما تھا لیکن اللہ کی طرف سے فرستادہ نہیں اور بھگوت گیتا اس کی تصنیف ہے' اگرچہ اس میں شدید اختلاف ہے کہ بھگوت گیتا ان کی تصنیف ہے یا کسی دوسرے شخص نے لکھ کر اس کی طرف منسوب کر دی ہے۔ البتہ یہ حقیقت ہے کہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس میں تحریف ہوتی رہی جیسا کہ اکثر مذہبی کتابوں کے ساتھ ہوتا رہا۔ اس کتاب کا موضوع ایسے عمل کی نشاندہی کرنا ہے جس کی مدد سے انسان اللہ سے تعلق جوڑ سکے۔ اس کے دو نصب العین حسب ذیل ہیں:

- رھبانیت اور ترک دنیا سے قلب کی پاکیزگی حاصل کرنے کی بجائے معاشرہ میں رہتے ہوئے تزکیہ نفس کیا جائے۔
- معاشرہ میں رہتے ہوئے اپنے ذاتی مفاد کے بجائے محض اللہ کی رضا اور عوام کی بھلائی کے لیے کام کیا جائے۔

مسلمانوں کی حالت اور بہتری کی راہ

امام کعبہ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعود الشریم حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد ہاشم یزمانی / جناب محمد عاطف الیاس

نظرثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثنا کے بعد:

میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں، کیونکہ تقویٰ ہی سب سے بیش قیمت کمائی ہے، یہی قابل اعتماد سہارا ہے۔

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (یونس)

''سنو! جو اللہ کے دوست ہیں، جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ کا رویہ اختیار کیا، ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔ دُنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں ان کے لیے بشارت ہی بشارت ہے' اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔''

مسلمانو! خواہشات نفس کا تسلط، خودنمائی، دنیا کی محبت اور موت کا خوف بہت سے معاشروں میں حد درجہ مایوسی وناامیدی پیدا کر چکے ہیں۔ لوگ سمجھنے لگے ہیں کہ امت کا غالب ہونا اور اسے عزت ملنا ایک ناممکن چیز ہے۔ وہ سمجھنے لگے کہ ہمیں ظلم وتشدد، رسوائی اور گمنامی کو حقیقت سمجھتے ہوئے اسے تسلیم کر لینا چاہیے، ان کی نظر میں حالات کے بناؤ بگاڑ پر راضی ہو جانا عین حقیقت پسندی ہے۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے احکام کے مطابق دنیا کی جدوجہد کو آخرت کی جدوجہد سے ہرگز الگ نہیں کیا جا سکتا، نہ جسم کو اہمیت دیتے ہوئے روح کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے، اور نہ روح کو جسم ہی پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔ بلکہ دینِ اسلام تو ایسا جامع نظام پیش کرتا ہے کہ جو مسلمان مرد اور مسلمان معاشرے کو قیادت کی طرف دھکیلتا چلا جاتا ہے اور اسے رہبر ورہنما بننے پر اکساتا رہتا ہے۔ یہ دین نہ تو رہبانیت کا دین ہے کہ جس میں فطرت ہی کو مسخ کر دیا جاتا ہے، اور نہ محض مادیت پرستی کا دین کہ جس میں دل ہی کھوکھلا کر دیا جائے اور روح کی بلندیوں کی طرف بڑھتی ہوئی امیدوں کو جکڑ دیا جائے۔

اللہ کے بندو! اس حقیقت کا مسلمان معاشروں کو بخوبی ادراک ہونا چاہیے۔ امت اور معاشرے کی فلاح وبہبود کے لیے کام کرنے والوں کا یہی نعرہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے زمین وآسمان کی ہر شے مسخر کر دی ہے تاکہ وہ زمین کو آباد کرے اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی بندگی کرتے ہوئے خلافت کا فریضہ سر انجام دے۔ تاکہ وہ مغلوب ومجبور نہیں بلکہ غالب فرمانروا بنے، تابع نہیں بلکہ متبوع بنے۔

جب امت اسلامیہ وحدت وتمکین کی راہ پر سچے ارادے سے گامزن ہو گی، تو لامحالہ کامیابی اسی کی ہو گی کیونکہ یہ دنیا کا اصول بھی ہے اور دین کا ضابطہ بھی۔

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝﴾ (لقمان)

''کیا تم لوگ نہیں دیکھتے کہ اللہ نے زمین اور آسمانوں کی ساری چیزیں تمہارے لیے مسخر کر رکھی ہیں اور اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں؟ اس پر حال یہ ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی علم ہو، یا ہدایت، یا کوئی روشنی دکھانے والی کتاب۔''

اللہ کے بندو! انسان کے لیے زمین وآسمان کا مسخر کر دینا کوئی بے مقصد کھیل نہیں ہے، نہ وہ ایسی نعمت ہے جس کا صحیح انداز میں شکر کرنا لازم نہیں، یا جس کی بدولت شریعت الٰہی کا زمین میں نفاذ اولیں فرض بنتا نہیں، یا اللہ کے کلمے کی سربلندی واجب ٹھہرتی نہیں۔ تاہم

﴿اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ وَ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ﴾ (الزمر)

''اگر تم کفر کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے، لیکن وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا، اور اگر تم شکر کرو تو اسے وہ تمہارے لیے پسند کرتا ہے۔''

اللہ بندو! اس پس منظر میں امتِ اسلامیہ پر لازم ہے کہ دو اہم اور عظیم امور کو اچھی طرح سمجھے۔ یہ دونوں امور کبھی تو معاشرے کی لازمی ضرورت بن جاتے ہیں اور اکثر اوقات دین ان کی تلقین کرتا ہے۔ یہ دونوں لازم وملزوم ہیں اور انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ کے بندو! ان دو امور میں پہلا ہے: بھائی چارہ۔ ایسا اتحاد واتفاق کہ جس میں کسی قسم کا اختلاق باقی نہ رہے۔ اور دوسرا سربلندی اور قیادت تھامنے کی ہمت اور ایسا جذبہ کہ جس میں کسی قسم کی کمزوری یا غیر اللہ کے سامنے کوئی ضعف نظر نہ آئے۔ اللہ کے بندو! یہی دو چیزیں ہیں جن کی بدلت امتیں قائم رہتی ہیں اور جب تک اللہ کی مشیت سے ان میں یہ دو اشیاء رہتی ہیں، امتیں بھی زندہ رہتی ہیں۔

یہ بات بھی قابل انکار نہیں کہ جب امت اسلامیہ وحدت وتمکین کی راہ پر سچے ارادے سے گامزن ہو گی، تو لامحالہ کامیابی اسی کی ہو گی کیونکہ یہ دنیا کا اصول بھی ہے اور دین کا ضابطہ بھی۔

جو شخص قرآن وحدیث میں مذکور اور کتب تاریخ میں منقول امتوں اور ریاستوں کی تاریخ کا بغور مطالعہ کرتا ہے اس پر یہ بات کھل جاتی ہے کہ گزشتہ امتوں کی زندگی اتحاد واتفاق سے مشروط رہی ہے، ان کی بلندی اور غلبہ اسی قدر تھا جس قدر ان کے اندر غلبے کے لیے ہمت اور تڑپ تھی۔

تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے والے پر یہ بات بھی

کھل جائے گی کہ ہلاک ہونے والی قومیں مذکورہ اوصاف کو چھوڑنے، نعمتوں کی وجہ سے غفلت میں پڑ جانے اور ہلاکت میں گھر جانے سے پہلے ہی تفرقہ واختلاف میں پڑ چکی تھیں، ان کی ہمتیں پست ہوگئی تھیں، شکست خوردہ ہو چکی تھیں، باہمی جھگڑوں میں پڑ گئی تھیں اور دنیا کی زندگی پر راضی ہوگئی تھیں۔ حالانکہ

﴿فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴾ (التوبة)

''دنیوی زندگی کا یہ سب سروسامان آخرت میں بہت تھوڑا ہے۔''

مسلمانو! اتحاد واتفاق ایک ایسا وصف ہے جو امت کے مفاد اور اسے درپیش مسائل کے شعور وادراک سے پیدا ہوتا ہے۔ تاہم شعور ایسا ہونا چاہیے کہ جو ہر فرد کو احوال امت کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دے، ہر فرد کے وقت اور ہمت پر گہرا اثر ڈالے، دماغ کی دیواروں تک محدود نہ رہے بلکہ امت کے احوال کے بارے میں ہر شخص کو کم از کم اتنا رنجیدہ کرے جتنا وہ اپنے معاش کے متعلق رنجیدہ ہوتا ہے، اپنے ساتھ عمل کو کھینچ لائے اور ساتھ ہمت وعزم بھی اس کا مصاحب ہو اور پھر اس پر ڈٹ جائے۔

مسلمانو! اتحاد واتفاق ایک ایسا وصف ہے جو امت کے مفاد اور اسے درپیش مسائل کے شعور وادراک سے پیدا ہوتا ہے۔ تاہم شعور ایسا ہونا چاہیے کہ جو ہر فرد کو احوال امت کے متعلق سوچنے پر مجبور کر دے۔

حدیث نبوی میں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو یکجہتی اور بھائی چارے کی تلقین فرمائی ہے، فرمایا:

''مومنوں کے تعلقات تو ایسی دیوار کی مانند ہیں جس کا ہر حصہ دوسرے حصے کو تقویت پہنچاتا ہے'' یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ملا دیں۔ (بخاری ومسلم)

اسی طرح فرمایا:

''مؤمنوں کی مودت، رحم دلی اور ہمدردی کی مثال ایک جسم کی سی ہے، جس کا ایک حصہ تکلیف میں ہو تو سارا جسم اس حصہ کے لیے بے خوابی اور بخار میں رہتا ہے'' (مسلم)

پہلی مثال میں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ایک دیوار کی مانند قرار دیا جس کا ایک حصہ دوسرے حصے ہی پر بنایا جاتا ہے، اور اس کی مختلف اینٹوں کو باہم جوڑ کر اسے تعمیر کیا جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے مؤمن کو جسم کا عضو قرار دیا ہے، جو دوسرے عضو کی تکلیف محسوس کر کے بے چین رہتا ہے۔

واہ! کیا خوبصورت مثال ہے! آپ ﷺ کو تو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے تھے۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، بھلا بھائی چارے کی اس سے بڑھ کر بھی کوئی مثال ہوسکتی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ بھائی چارے اور اتحاد واتفاق کا یہ سبق حفاظت کے بغیر نہیں چھوڑا گیا۔ بلکہ اسے ڈراوے کی چار دیواری میں محفوظ کیا گیا ہے اور اس کی ضد سے خبردار کیا گیا۔ اختلاف اور مؤمن جماعت سے الگ ہونے سے منع فرمایا گیا۔ ایسا کرنے والوں کو سخت وعید سنائی گئی

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴾ (النساء)

''مگر جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے، درآں حالیکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو، تو اُس کو ہم اُسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔''

یہ تھا عزت اور بلندی کے پہلے عنصر کے بارے میں اسلام کا موقف۔ یعنی آسمانی ہدایت الٰہی ماننے والوں میں بھائی چارے اور اتحاد واتفاق کا عنصر۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ ﴾

''اے ایمان لانے والو! جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، توقع ہے کہ تمہیں کامیابی نصیب ہوگی۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (الانفال)

دوسرا خطبہ

اللہ کے بندو! بڑی ہی اہمیت کا حامل ایک اور عنصر بھی ہے، یعنی عزت و بلندی تک پہنچنے کی ہمت وجستجو اور سچی جدوجہد کے ذریعے دینِ اسلام کی نشر واشاعت اور روئے زمین پر اسے مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کا جذبہ ہے۔ کرۂ ارضی کو عدل وانصاف سے بھرنا اور اس پر دینِ اسلام کو غالب کرنے کے لیے سرتوڑ کوشش ومحنت کرنا بھی اس اہم عنصر کا حصہ ہے۔ آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ اس عظیم مشن کی طرف بڑے کھلے انداز میں دعوت وترغیب سے بھری پڑی ہیں۔ مسلمانوں کو پست ہمتی، ذلت، پسپائی اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں سستی سے بڑی شدت کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔

عالمِ اسلام کو آج کل جن مصائب کا سامنا ہے اور آئے روز جو مسلمانوں کی قدر وقیمت کم ہوتی جا رہی ہے، ان مصیبتوں اور زخموں کا سبب کوئی اور نہیں، بلکہ خود ان کے اعمالِ سیئہ اور باہم قطع تعلقی ہے کہ جس سے انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے پیغمبر ﷺ نے منع کر رکھا تھا۔ اگر مسلمان دین کے تمام مطالبات کو اسی طرح ادا کرتے کہ جس طرح ان سے تقاضا کیا گیا تھا اور خود ان کے دل بھی ان کے تذکرے سے مطمئن ہوتے ہیں، تو اجنبی دشمن کو کبھی یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ ان کا شیرازہ بکھیرتا، انہیں تتر بتر کرتا یا ان کے سامنے ظلم وزیادتی کرتے ہوئے اپنا اسلحہ لہراتا، حالانکہ مسلمان تو طویل عرصے تک اپنے دشمن پر اپنی دھاک بٹھا اور اپنی طاقت کا لوہا منوا چکے تھے! کیا مسلمان یہ پسند کریں گے کہ وہ سینکڑوں سال بے وقعت اور کمزور زندگی گزارتے رہیں، حالانکہ انہیں بخوبی علم ہے کہ دنیاوی عیش وعشرت کو ذرہ برابر اہمیت نہ دینا ہی ایک مومن آدمی کی نشانی ہے؟؟ کیا اپنا عروج دیکھ چکنے کے بعد، اب مسلمان یہ پسند کریں گے کہ انہیں خوف اور فاقہ کشی کا پھر سے سامنا ہو؟ یا ان کے دلوں میں دشمن کا ایسا رعب بیٹھ جائے کہ جس سے ان کے کلیجے منہ کو آنے لگیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگ جائیں؟ یا ان کے گھروں، اموال اور اراضی پر ایسا دشمن مطلق العنان بن جائے کہ جو

دین، اخلاق اور سیاست، غرض یہ کہ ہر لحاظ سے ان کے لیے اجنبی ہے؟ اس دشمن کا حال تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے معاملے میں نہ کسی قرابت کا لحاظ کرتا ہے اور نہ کسی عہد کی پاسداری کا خیال کرتا ہے، بلکہ اس کا اصلی ہدف مسلمانوں کو دیس سے نکال دینا ہے، ان کا شیرازہ بکھیرنا اور قتل وظلم کے ذریعے انہیں ان کے اپنے ہی آبائی گھروں کہ جن میں ان کی پرورش ہوئی، ان سے نکال کر ان کے مال اور زمینوں کو آپس میں تقسیم کرنا ہے۔

اتفاق واتحاد، غلبے کے لیے پیش رفت اور حدودِ اسلامی کی حفاظت کی سچی تڑپ ماسوائے چند بدنصیبوں کے ہر مسلمان کے دل کی آواز ہے، مگر انہیں ایسی مصیبتوں نے آلیا کہ جن کے ہوتے ہوئے یہ اپنے اس جذبے کو برقرار نہ رکھ پائے اور اس کے احکامات پر بھی ثابت قدم نہ رہ سکے، چنانچہ حق وانصاف کی کوشش کرنے والوں کی آواز سننے سے انہیں غافل کر دیا گیا، پس یہ لوگ غفلت کا شکار ضرور ہوئے ہیں لیکن بہکے نہیں، ان کے قدم لڑکھڑائے ضرور ہیں مگر گمراہ نہیں ہوئے۔ دراصل دنیاوی آفات، رنگینیوں اور اس کی خیالی تصویروں میں کھو کر یہ لوگ اپنے ہوش حواس پہ قابو نہ رکھ پائے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ مدد مانگنے لگے حالانکہ مدد ان کے پاس تھی لیکن انہیں مدد تک پہنچنے کا کوئی راستہ سجھائی نہیں دیتا تھا، ان کی حالت اس عمدہ نسل اونٹ کی سی ہوگئی جو صحرا میں پیاس سے مر رہا ہو حالانکہ اس کی پشت پر پانی بھی لدا ہوا ہو!

ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے دشمن کی دشمنی کی ضخامت کا احساس کریں، دشمن کو ہم سے نہ پیار ہے اور نہ ہی ہمارے کسی معاملے کی اس کے ہاں کوئی اہمیت ہے۔ اسی طرح ہمیں چاہیے کہ ان وسائل اور طریقوں کا کھوج لگائیں جن کی تاڑ میں ہمارا دشمن بیٹھا ہوا ہے، پھر ان منفی وسائل کی جگہ ایجابی اور مثبت وسائل کو اختیار کرتے ہوئے رجوع الی اللہ، باہمی الفت ومحبت، پختہ ارادی، شخصی خواہشات وترجیحات پر کنٹرول اور اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کو کسی بھی دوسری مصلحت پر مقدّم کرنے جیسی صفات سے متصف ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝﴾ (آل عمران)

''ان کی دعا بس یہ تھی کہ، اے ہمارے رب! ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرما، ہمارے کام میں تیری حدود سے جو کچھ تجاوز ہو گیا ہو اُسے معاف کر دے، ہمارے قدم جما دے اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کر، آخرکار اللہ نے ان کو دنیا کا ثواب بھی دیا اور اس سے بہتر ثواب آخرت بھی عطا کیا اللہ کو ایسے ہی نیک عمل لوگ پسند ہیں۔''

جن وسائل کے ذریعے ہمارا دشمن ہمارے ملکوں، ہمارے دین اور تہذیب وثقافت پر یلغار کرتا ہے، ان وسائل کی جسامت اور حجم کا ادراک کرنا بڑی اہمیت والا معاملہ ہے۔ مخالفین کے غلبے اور قوت کو اگر ہم صرف ان کی جنگی مہارت تک محدود سمجھیں گے تو یہ ہماری کج فہمی اور ناقص سمجھی کی دلیل ہوگی کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کے وسائل تو اب متعدد جہات اور اقسام پر مشتمل ہیں، جس کی ایک جھلک تہذیب و ثقافت، احساسات و مشاعر، میڈیا اور فکر پر ان کے کنٹرول کی صورت میں ہمیں صاف دکھائی دیتی ہے، بلکہ اب تو بیان، تصویر، اخبار میگزین اور نشریات کو یہ لوگ اپنے طے شدہ اہداف کے حصول کے لیے بڑی باریک بینی اور ہوشیاری سے وسیلے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح یہ لوگ بغیر تیر چلائے امتِ مسلمہ کی چیر پھاڑ میں مصروف ہیں، اسلحہ اور چھری کے بغیر ہی ان کا قتلِ عام جاری ہے، بغیر کسی جنگ کے ہی مسلمانوں کو ذہنی غلام بنایا جا رہا ہے اور کسی قاعدے ضابطے کے بغیر ہی دشمن اپنے فیصلے کیے جا رہا ہے۔

دشمن کے منفی اور سلبی وسائل جب اس حد کو پہنچ چکے ہیں تو ہم مسلمان ایجابی اور مثبت وسائل کے اختیار کرنے میں کیوں اتنے سست ہیں؟ جب ان کی ہمتوں اور کوششوں کا تسلسل ہمارے سامنے ہے تو کیا بات ہے کہ ہمارے جذبے کھوکھلے، ہمارے مقاصد ہوا کی مثل اور ہمارے عزم جھاگ کی مانند بے کار ثابت ہو رہے ہیں؟؟ آخر کیا وجہ ہے کہ دشمن جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور ہم جس کام کو ہاتھ لگائیں وہ معاملہ بگڑ جاتا ہے؟؟ مسلمانوں کے مستقبل کی آبیاری ان کے اپنے ملک میں، اپنے اخلاق، فکر اور قوت کے تحت ہونی چاہیے۔ انہیں اپنی طاقت، میڈیا اور تہذیب میں کسی قسم کی ڈھیل اور سستی سے خود کو دور رکھنا ہوگا۔ اسی طرح انہیں تاسیس کی بجائے تباہی کا سبب بننے والی زیادہ تیز عقل سے بھی خود کو بچانا ہوگا، ورنہ انہیں بالجبر قیادت و سیادت سے الگ کر دیا جائے گا اور اس وقت کوئی حیلہ کام نہیں آئے گا۔

ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے دشمن کی دشمنی کی ضخامت کا احساس کریں، دشمن کو ہم سے نہ پیار ہے اور نہ ہی ہمارے کسی معاملے کی اس کے ہاں کوئی اہمیت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا سچا فرمان ہے کہ

﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝﴾ (آل عمران)

''دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو۔ اِس وقت اگر تمھیں چوٹ لگی ہے تو اس سے پہلے ایسی ہی چوٹ تمہارے مخالف فریق کو بھی لگ چکی ہے یہ تو زمانہ کے نشیب وفراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں تم پر یہ وقت اس لیے لایا گیا کہ اللہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میں سچے مومن کون ہیں، اور ان لوگوں کو چھانٹ لینا چاہتا تھا جو واقعی (راستی کے) گواہ ہوں کیونکہ ظالم لوگ اللہ کو پسند نہیں ہیں۔''

اے اللہ! ہر جگہ کے مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرما! اے اللہ! ظالموں کے خلاف ان کی مدد فرما! اے اللہ، اے ذو الجلالِ وال اِکرام، اے حی و قیوم! تمام ملکوں میں کمزور سمجھے جانے والے ہمارے دینی بھائیوں کی مدد فرما!

سیرت امام بخاری رحمہ اللہ

تحریر جناب محمد عظیم حاصل پوری

امام بخاری رحمہ اللہ البخاری کی ولادت باسعادت جولائی ۸۱۰ء بمطابق ۱۹۴ھ ماہ شوال میں ہوئی اور ستمبر ۸۷۰ء بمطابق ۲۵۶ھ عیدالفطر کی رات ۶۲ سال کی عمر پاکر اس دارفانی کو چھوڑ گئے۔ آج ہم ان کی خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش کریں گے۔

امام بخاریؒ تعریف کے قابل کیوں.....؟

آج کا یہ اہم سوال ہے.....! وہ تعریف کے قابل اس لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے خدمات حدیث کا اہم کام لیا ہے کہ ان کے ہاتھوں سے پیغمبر اسلام کی سات ہزار سے زائد احادیث کے صحیح مجموعہ کو جمع کروا کر رہتی دنیا تک اسے مقبولیت عطا فرمائی۔ امام بخاری ہی کی زندگی میں نوے ہزار لوگوں نے اسے خود امام بخاریؒ سے پڑھا۔ یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ!

دور فتن کے بعد بہت سے لوگوں نے احادیث رسول کو من مانی سے بنانا اور لکھنا شروع کر دیا۔ لوگ صحیح غلط کی تمیز بھول گئے' ہر شخص بات کر کے اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دیتا اور اس جرأت پر اسے کچھ شرمندگی بھی نہ ہوتی۔ اب ضرورت تھی کہ لوگوں کی باتوں اور رسول اللہ کی بات میں فرق کیا جاتا اور اللہ تعالیٰ نے یہ کام امام بخاریؒ سے لیا۔

امام بخاریؒ خود فرماتے ہیں کہ ہم لوگ امام اسحاق بن راہویہؒ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ امام اسحاقؒ نے فرمایا:

''کاش تم لوگ نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث کا ایک مختصر مجموعہ تیار کر دو۔''

بس یہی بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے الجامع الصحیح کی تالیف شروع کر دی۔ (تاریخ بغداد ۲/۸، مقدمہ فتح الباری ۱/۸۔۹)

امام بخاریؒ کا خواب

محمد بن سلیمان بن فارسؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ امام بخاری رحمہ اللہ سے ان کا یہ واقعہ سنا' انھوں نے بتایا کہ

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نبی کریم ﷺ کے حضور پنکھا لیے کھڑا ہوں اور پنکھا جھل جھل کر آپ کے چہرہ انور سے مکھیاں ہٹا رہا ہوں۔ خوابوں کی تعبیر بتانے والے ایک شخص سے میں نے خواب کی تعبیر پوچھی تو اس نے بتایا کہ تم نبی کریم ﷺ سے منسوب جھوٹی روایات کا قلع قمع کر دو گے۔ اس خواب نے مجھے الجامع الصحیح کی تصنیف وتدوین کے لیے سرگرم عمل کر دیا۔ (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری ص ۹)

اسی کے نتیجے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری کی ترتیب دے کر امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان کر دیا۔

> ''میں نے جامع صحیح میں احادیث لکھنے سے پہلے غسل کیا پھر دو رکعت نفل پڑھے' اس کے بعد احادیث درج کرتا تھا۔'' (ہدی الساری مقدمۃ فتح الباری: ص ۶۸۳)

صحیح بخاریؒ کی ترتیب وتدوین اور اہتمام امام بخاریؒ

امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

''میں نے الجامع الصحیح چھ لاکھ احادیث کی چھان بین کے بعد صحیح احادیث منتخب کر کے سولہ سال میں مکمل کی اور میں اس کتاب کو اپنے اور اللہ کے درمیان ایک حجت یعنی ذریعہ نجات سمجھتا ہوں۔''

(تاریخ بغداد ۲/۱۴، سیر أعلام النبلاء ۱۲/۴۵)

نیز علامہ فربری جو امام بخاری کے خاص شاگرد ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات امام بخاری سے سنی وہ فرما رہے تھے:

''میں نے جامع صحیح میں احادیث لکھنے سے پہلے غسل کیا پھر دو رکعت نفل پڑھے' اس کے بعد احادیث درج کرتا تھا۔'' (ہدی الساری مقدمۃ فتح الباری: ص ۶۸۳۔)

مزید روایات میں آتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری کے ابواب اور عنوانات روضة من رياض الجنة میں بیٹھ کر ترتیب دیے تھے۔ (مقدمہ فتح الباری ص ۶۸۳)

امام بخاری رحمہ اللہ کا ایک دوسرا قول یہ ہے کہ میں نے یہ کتاب صحیح بخاری مسجد حرام میں بیٹھ کر مرتب کی ہے اور ہر ہر حدیث لکھنے سے پہلے استخارہ کیا' دو رکعت نماز ادا کی پھر جب مجھے حدیث کے متن اور اس کی سند کی صحت کا یقین ہو جاتا تب میں اسے کتاب میں درج کرتا تھا۔ (ہدی الساری مقدمۃ فتح الباری: ص ۶۸۳)

امام بخاری کون تھے؟

ازبکستان کے شہر بخارا کے رہنے والے اسماعیل بن ابراہیم کے فرزند ارجمند امیر المؤمنین فی الحدیث ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں جمعہ کے روز پیدا ہوئے اور فارسی النسل ہو کر حدیث رسول کے مصداق بنے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

''اگر دین اسلام ثریا ستارے (جتنی دوری اور بلندی) پر ہوگا تب بھی فارس کا ایک آدمی یا فرمایا کہ ایک فارسی النسل اسے ضرور حاصل کرے گا۔'' (صحیح مسلم: ۲۵۴۵)

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ فارسی النسل صرف ایک ہی شخص اس میدان میں منصۂ شہود پر آیا اور وہ امام بخاری ہیں۔ (فتح الباری ۸:۸۱۹)

امام بخاریؒ کے والد گرامی

آپ کے والد گرامی کا اسم مبارک اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ جعفی ہے چونکہ امام بخاری کے پردادا مغیرہ بخارا کے حکمران یمان جعفی کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے اسی لیے ولاء کی نسبت کی وجہ سے امام صاحب کے خاندان کے ساتھ جعفی کی نسبت لگائی جاتی ہے۔ (مقدمہ فتح الباری ص ۶۷۹)

آپ کے والد محترم نے امام مالک رحمہ اللہ اور امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے ملاقات اور سماع کیا تھا۔ (التاریخ الکبیر ۱/۳۴۲)

احمد بن حفص رحمہ اللہ (۱۵۰ھ۔۲۱۷ھ) کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری کے والد محترم کو بوقت وفات یہ

کہتے ہوئے سنا تو مجھے بڑی خفت محسوس ہوئی کہ میں یہ دعوی نہیں کرسکتا یعنی وہ کہہ رہے تھے: ''میرے مال میں حرام تو دور کی بات ہے حرام کا شائبہ تک نہیں۔''

(ہدی الساری مقدمۃ فتح الباری ص ۶۶۹)

امام بخاریؒ نے جب یہ سنا تو فرمایا:

''آدمی عمر بھر کی نسبت موت کے وقت زیادہ سچا ہوتا ہے۔'' (سیر أعلام النبلاء:۱۲/۴۴۷)

امام بخاریؒ کے والد محترم خوابوں کی تعبیر کی اچھی خاصی سمجھ بوجھ رکھتے تھے۔ احمد بن حفص کہتے ہیں کہ میں نے ایک خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ قمیص پہنے ہوئے ہیں اور آپ کے پاس ایک عورت بیٹھی رو رہی ہے' آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: مت رو جب میں فوت ہو جاؤں گا تو رو لینا۔

احمد بن حفصؒ کہتے ہیں کہ مجھے اس خواب کی تعبیر بتانے والا کوئی نہ ملا تو میں امام بخاریؒ کے والد محترم کے پاس آیا' انھیں یہ سارا خواب سنایا تو انہوں نے اس کی صحیح تعبیر بیان کی اور فرمانے لگے۔

''نبی کا دین اور سنت تا حال زندہ اور قائم ہیں۔'' (سیر أعلام النبلاء ۱۰/۱۵۷)

امام بخاریؒ کی والدہ محترمہ

آپ کی والدہ نیک اور انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں۔ بچپن میں آپ کی بینائی چلی گئی تو ماں کی ممتا تڑپ اٹھی۔ رات مصلے پر رب کے حضور سجدہ ریز ہوگئی اور کہنے لگی اے اللہ! آج ایک ماں اپنے بیٹے کی بینائی مانگنے کے لیے تیرے در پر آ کھڑی ہے خالی ہاتھ لوٹانا تیری شان کریمی نہیں۔ سجدہ میں اونگھ آگئی' خواب میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام آگئے اور کہا: اماں! سر سجدے سے اٹھا لیجیے' اللہ نے آپ کے بیٹے کی لوٹا دی ہے۔

رب کریم سنتا ہے ہر ماں کی بات کو
خالق ہی جانتا ہے سب اس کی صفات کو
اس کا جواب آتا ہے عرش بریں سے پھر
ماں جب پکارتی ہے کبھی پاک ذات کو

پھر اللہ تعالیٰ نے امام بخاریؒ کی آنکھوں کی بینائی اس قدر تیز کردی کہ وہ چاند کی رات میں بیٹھ کر لکھا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب تاریخ کبیر چاند کی چاندنی میں بیٹھ کر لکھی ہے۔ (ارشاد الساری: ۱/۴۶، تاریخ بغداد ۲/۱۰)

اسی کتاب کے متعلق حافظ ابن عقدہؒ نے فرمایا:

''اگر کوئی شخص ۳۰ ہزار احادیث بھی لکھ لے تب بھی وہ امام بخاری کی تصنیف التاریخ الکبیر سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔'' (مقدمہ فتح الباری ص ۶۷۸)

امام بخاریؒ خود فرماتے ہیں کہ امام اسحاق بن راہویہ میری کتاب تاریخ کبیر کو عبداللہ بن طاہر کے پاس لے گئے اور ان سے کہا:

''کیا میں آپ کو ایک طلسم جادو نہ دکھاؤں؟''

انہوں نے اس کتاب کو دیکھا اور بڑے تعجب کا اظہار کیا اور پھر فرمانے لگے: میں تو ان کی اس تصنیف کو نہیں سمجھ سکا۔ (تھذیب الکمال: ۱۶/۹۰)

امام بخاریؒ کا بچپن

امام بخاریؒ نہایت پاکیزہ اور علمی و دینی ماحول میں پروان چڑھے، بچپن میں والد محترم گزر گئے تو بھائی احمد اور والدہ محترمہ نے پرورش کی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قوت حافظہ عطا فرمایا تھا۔ دس سال کی عمر میں ابتدائی تعلیم حاصل کر کے امام داخلی کے پاس بخارا میں درس حدیث پڑھنے کے لیے بیٹھ گئے تھے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قوت حافظہ عطا فرمایا تھا۔ دس سال کی عمر میں ابتدائی تعلیم حاصل کر کے امام داخلی کے پاس بخارا میں درس حدیث پڑھنے کے لیے بیٹھ گئے تھے۔

محمد بن ابی حاتم جو امام بخاری کے کاتب تھے کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن سوال کیا کہ آپ نے حفظ حدیث کا آغاز کب کیا؟ تو فرمانے لگے:

''حفظ حدیث کا ملکہ مجھے اسی وقت ودیعت کر دیا گیا تھا جب میں بالکل ابتدائی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔''

میں نے پوچھا اس وقت آپ کی عمر کتنی ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا: دس برس یا اس سے کم۔ (تاریخ بغداد: ۲/۶ مقدمۃ فتح الباری ص ۶۶۹۸)

امام بخاریؒ کا قوت حافظہ

امام بخاریؒ بہت قوی حافظہ کے مالک تھے' آپ کو یہ قوت اور ملکہ بچپن ہی سے عطا کر دیا گیا تھا۔ ابوبکر الکلوزانی کا بیان ہے کہ امام بخاری جیسا ذہین شخص کبھی نہیں دیکھا، آپ جو کتاب ہاتھ میں لیتے ایک ہی نظر میں اس کی تمام احادیث یاد کر لیتے۔ (سیر أعلام النبلاء:۱۲/۴۱۶)

حاشد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ امام ابوعبداللہ بخاریؒ ہمارے ساتھ بصرہ کے مشائخ کے پاس پڑھنے جاتے تھے آپ ابھی کم سن تھے لکھتے بھی نہ تھے' اسی طرح کئی دن گزر گئے' ہم انھیں کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے ساتھ پڑھنے تو جاتے ہیں مگر لکھتے کچھ نہیں' اس طرح سبق کیسے یاد رکھتے ہو؟ اس کا جواب سولہ دن بعد دیا۔ آپ نے فرمایا: آپ لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہو نہ لکھنے کا تو دکھاؤ تم نے اتنے دن کیا لکھا ہے، کہتے ہیں ہم نے اپنی لکھی ہوئی احادیث پیش کر دیں تو امام بخاریؒ نے ہمیں پندرہ ہزار سے زائد احادیث زبانی سنا دیں۔ ہم نے آپ کی یادداشت کے مطابق اپنی کتابوں میں تصحیح کر لی۔ پھر ہم سمجھ گئے کہ ہم علم حدیث میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (تاریخ بغداد: ۲/۱۴)

گیارہ برس کی عمر میں آپ امام داخلی کی مجلس میں گئے انھوں نے حدیث کی سند بیان کی۔ سفیان عن أبی الزبیر عن إبراہیم آپ نے فرمایا: یہ درست نہیں، امام داخلی اس بچے کی بات پر حیران ہوئے اور کہنے لگے: درست کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سفیان عن الزبیر بن عدی عن إبراہیم تو انھوں نے اپنی کتاب میں امام بخاری ہی سے قلم لے کر تصحیح فرما لی۔ (تہذیب الکمال: ۱۶/۸۹ ومقدمۃ فتح الباری: ص ۶۶۹)

بغداد میں آپ کا امتحان علماء نے لیا، ایک سو احادیث دس آدمیوں کو خلط ملط کر کے دے دیں۔ آپ نے ہر ایک کی خلط ملط احادیث دس دس سنیں اور کہا: لا اعرفہ۔ میں نہیں جانتا، جب سب نے سنا دیں تو آپ نے دس کے دس آدمیوں کی پہلے خلط ملط روایات اور پھر ان کی صحیح سنا کر پورے بغداد کی علمی شخصیت کو حیران کر دیا۔ سب آپ کی قابلیت کے معترف ہو گئے۔ (تاریخ بغداد: ۲/۲۰، سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۰۸)

سمرقند میں بھی ایک دفعہ چار سو محدثین نے آپ کے امتحان کے لیے بہت سی روایات کی اسناد کو ملا کر پیش کیا تو امام بخاری نے ان کی سب عراقی شامی سندیں الگ الگ بیان کر کے سب کی قلعی کھول دی۔ (سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۱۱)

امام بخاریؒ فرمایا کرتے تھے:

''اگر مجھ سے کہا جائے کہ احادیث سناؤ تو میں اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے صرف نماز کے موضوع پر دس ہزار احادیث سنا سکتا ہوں۔'' (مقدمہ فتح الباری: ص ۶۸۱)

صحیح بخاری کے متعلق آپ فرمایا کرتے تھے:

''یہ کتاب میں نے تقریباً چھ لاکھ احادیث سے منتخب احادیث کر کے لکھی ہے۔'' (سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۰۲)

فضائل امام بخاری و کتاب بخاری

امام ابوزید المطر وزی کہتے ہیں کہ میں مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان سویا ہوا تھا کہ خواب میں نبی اکرمؐ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے ابوزید! تم کب تک لوگوں کو شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ کیا میری کتاب نہیں پڑھاؤ گے؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کی کتاب کون سی ہے؟ فرمایا: محمد بن اسماعیل کی الجامع الصحیح۔ (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری ص ۶۸۳، سیر أعلام النبلاء: ۱۲/۴۱۴-۴۱۵)

محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ پیدل چل رہے تھے اور امام بخاریؒ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، جس جگہ سے آپؐ اپنا قدم اٹھاتے اسی نشان پر امام بخاری اپنا قدم رکھ کر چلتے جا رہے تھے۔'' (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری ص ۶۸۳)

علامہ فربری کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا محمد بن اسماعیل کے پاس جانے کا ارادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں میری طرف سے سلام کہنا۔'' (ہدی الساری مقدمہ فتح الباری ص ۶۸۳)

ابوسہل فرماتے ہیں کہ میں مصر کے تیس سے زائد علماء کرام کو ملا ہوں جو کہتے تھے:

دنیا میں ہماری حاجت وضرورت بس یہ ہے کہ امام بخاری کی زیارت نصیب ہو جائے۔ (مقدمہ ص ۴۸۴)

عبداللہ بن حماد آملی فرماتے ہیں میں تو پسند کرتا ہوں کہ میں امام بخاری کے سینے کا بال ہوتا۔ (السیر: ۱۲/۴۲۲)

احمد بن عامر الخفاف جب امام بخاری سے روایت کرتے تو ان الفاظ سے ان کا نام لیتے:

عبداللہ بن سعید فرماتے ہیں: میں نے بصرہ کے علماء سے سنا کہ دنیا میں معرفت حدیث اور نیکی میں ہم نے محمد بن اسماعیل جیسا اور کوئی نہیں دیکھا۔

امام بخاری مستجاب الدعوات تھے۔ جب وہ اللہ سے دعا مانگتے تو فوراً قبول ہو جاتی۔ محمد بن ابی حاتم الوراق کا بیان ہے کہ امام بخاری نے فرمایا:

''میں نے دو بار اپنے رب سے دعا کی تو اس نے فوراً قبول کر لی، اب میرا دل نہیں چاہتا کہ مزید کوئی دعا مانگوں جس سے میری نیکیوں میں کمی آئے اور دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے۔'' (مقدمہ: ۴۸۰)

اسفار فی طلب العلم

امام بخاریؒ نے علم حدیث اور دیگر علوم وفنون کے حصول کے لیے بہت سے ممالک کی طرف سفر کیے جن میں چند ایک نمایاں ہیں: مدینۃ الرسول، کوفہ، بصرہ، مصر، شام، الجزیرہ، حجاز، بغداد، خراسان، سمرقند، تاشقند، نیشاپور، فارس، عراق وغیرہ..... (جاری ہے)

.....

بقیہ برمی مسلمانوں کی حالت زار

ستم یہ کہ بدھ مت کے پیروکاروں کو مسلمانوں کے خلاف نسلی تعصب اور دشمنی پر اکسایا، جب وہ قتل کرنے پر آمادہ ہوئے تو سکیورٹی فورسز نے آگ پر تیل کا کام کیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ حکومت سے لے کر عوام تک ہر کوئی مسلمانوں کا دشمن اور قاتل نظر آتا ہے اور دنیا خاموش ہے۔ اس کی زبان کھلتی بھی ہے تو صرف اپیل اور مطالبے کے لئے جس پر کبھی عمل نہیں ہوتا۔ امریکہ جو اس طرح کی (مسلم ملکوں میں) صورت حال پر فوراً ہی ان پر حملہ کر دیتا ہے اور ان کو برباد کر دیتا ہے وہ اور دیگر مغربی ممالک میانمار میں انسانیت کے قتل پر خاموش ہیں اور کچھ بھی کارروائی نہیں کر رہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو مسلم دشمنی حکومت میانمار کی پالیسی میں کام کر رہی ہے، وہی مسلم دشمنی مغربی ملکوں کی پالیسی بھی ہے۔ تب ہی تو وہ دکھاوے کے لئے صرف زبانی جمع خرچ کر رہے ہیں اور مصنوعی ہمدردی ظاہر کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ صرف دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیمیں ہی میانمار میں انسانیت کے قتل کا نوٹس لے رہی ہیں۔ عالم اسلام میں بھی تقریباً بے حسی طاری ہے۔

چند دنوں سے عالمی میڈیا پر خبریں آ رہی ہیں کہ برمی مسلمان اپنے ملک سے فرار ہو کر دوسرے ملکوں میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ جس کے لیے وہ طویل اور خطرناک سمندری سفر اختیار کرتے ہیں۔ لیکن دوران سفر دل دہلا دینے والے واقعات پیش آتے ہیں۔ کئی لوگ تو بھوک پیاس سے مر جاتے ہیں اور کئی سمندری لہروں کی نذر ہو جاتے ہیں۔ قابل افسوس پہلو یہ ہے کہ بنگلہ دیش جس کی سرحدیں اراکان سے ملتی ہیں اس نے اپنے مظلوم ومقہور بھائیوں کے لیے اپنی سرحدیں بند کر رکھی ہیں۔ بلکہ سرحدی محافظوں نے کئی ایک کشتیوں پر فائرنگ کر کے مسافروں کو ڈبو دیا۔ اب روہنگیا مسلمان مشرق بعید انڈونیشیا وملائشیا اور آسٹریلیا کا رخ کر رہے ہیں لیکن اس حال میں بھی کوئی انہیں پناہ دینے کے لیے تیار نہیں۔

حال ہی میں ترکی کے صدر رجب طیب اردگان کا بیان آیا ہے کہ روہنگیا مسلمانوں کے لیے ترکی کے دروازے کھلے ہیں۔ مایوسی کے عالم میں برمی مہاجرین کے لیے یہ نوید کی ایک کرن ہے۔

مولانا محمد اشرف جاوید کی بازیابی

مرکزی جمعیت اہل حدیث کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد کے امیر مولانا محمد اشرف جاوید جو چند ماہ سے لاپتہ تھے۔ 29 مئی بروز جمعۃ المبارک کو بازیاب ہو کر اپنے گھر پہنچ چکے ہیں۔ ان کی بازیابی کی خبر سنتے ہی اہل علاقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ احباب ان کے گھر تشریف لا کر اور فون پر بھی مبارکباد دے رہے ہیں۔ مولانا صاحب نے اپنی بازیابی پر امیر محترم اور ناظم اعلیٰ صاحبان کا خصوصی طور پر اور جن احباب نے دعائیں کیں ان سب کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا صاحب کے دو بیٹے ابھی تک لاپتہ ہیں۔ تمام احباب ان کی بازیابی کے لیے دعائیں جاری رکھیں۔ ادارہ مولانا صاحب کے ساتھ اظہار ہمدردی اور بازیابی پر خیر مقدم کرتا ہے۔ (ادارہ)

اظہار تعزیت

گذشتہ روز اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل تاندلیانوالہ کا ایک ہنگامی اجلاس مولانا محمد عباس طور صدر AYF کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں محترم محمد جمال فرازی کے والد محترم محمد سعید بن شاعر اسلام مولانا محمد ابراہیم خادم کے انتقال پر گہرے حزن وملال کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

منجانب: حافظ محمد زاہد ناظم نشر واشاعت AYF تاندلیانوالہ

فرانس میں اسلام

تحریر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

عموماً ہفتہ کا دن میرے لیے آرام کا ہوتا ہے۔ سرکاری دفاتر بند ہوتے ہیں۔ عموماً میٹنگز وغیرہ نہیں ہوتیں نہ ہی زیادہ ملنے والے آتے ہیں۔ اس لیے دفتر جانے میں جلدی نہیں ہوتی' جب جی چاہا چلے گئے۔ بعض اوقات گھر پر ہی کام شروع کر دیا۔ 16 مئی 2015ء کو میں نے طے کیا کہ آج میں گھر پر ہی کام کروں گا۔ ان دنوں میں اللہ کے فضل اور اس کی توفیق سے نوجوانوں کی تربیت کے حوالے سے صحیح بخاری سے 500 احادیث کا انتخاب کر رہا ہوں۔ شروع میں خیال تھا کہ یہ بڑا آسان کام ہوگا مگر جیسے جیسے کام آگے بڑھتا گیا محسوس ہوا کہ اس کے لیے خاصا وقت درکار ہے اور یہ کام اتنا بھی آسان نہیں۔ 16 مئی کو ہی میں اپنے کام میں جت گیا۔ میں اپنے کام میں منہمک تھا کہ میرے بیٹے عبدالغفار نے مجھے بتایا کہ ابو! فرانس سے آپ کے دوست آئے ہوئے ہیں اور دفتر میں منتظر ہیں۔

استاذ حسان ناشد کا تعلق شام کے مشہور شہر حلب سے ہے اور یہ 1987 سے پیرس میں مقیم ہیں۔ مدت ہوئی وہاں کا پاسپورٹ بھی حاصل کر چکے ہیں۔ دارالسلام فرنچ زبان میں خاصی کتب شائع کر چکا ہے۔ آج کل وہ فرانس میں دارالسلام کے ایجنٹ بھی ہیں۔ میرا ان سے ملنا ضروری تھا چنانچہ دفتر چلا آیا۔

حسان سے اس موضوع پر بات ہوتی رہتی ہے کہ فرانس میں اسلام کے حالات اور اسلامی کتب کی ڈیمانڈ کیسی ہے؟ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ استاذ حسان ناشد بڑے کامیاب بزنس مین ہیں۔ اسلامی کتابیں اور وہ بھی فرانس جیسے ملک میں جس کے بارے میں عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ ایک آزاد اور سیکولر ملک ہے۔ جہاں حکومتی پابندیاں بھی ہیں۔ مگر اس کے باوجود کتابوں کا بزنس فرانس میں خاصا بڑھ رہا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ خاصی ترقی کر چکا ہے۔ بات صرف اسلامی کتابوں ہی کی نہیں بلکہ اسلام کی بھی ہے کہ فرانس میں اسلام واقعی بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ آئندہ سطور میں آپ کو اسلام کے دیگر ادیان پر غالب آنے کے حوالے سے کتنے ہی سوالات کا جواب مل جائے گا۔

راقم الحروف کو متعدد بار فرانس جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ تین سال پہلے 2012ء میں وہاں گیا تو فرانس کو اسلامی اقدار کے حوالے سے خاصا بدلا ہوا پایا۔ ایک پورا بازار جسے میں اسلامی کتابوں کا بازار کہہ سکتا ہوں پیرس میں موجود تھا۔ آپ ذرا اندازہ کریں کہ اگر آدھے کلومیٹر سے بھی کم جگہ پر آپ کو اسلامی کتب کے گیارہ مکتبات نظر آئیں اور بیس کے قریب حلال فوڈ کے ریسٹورنٹ نظر آئیں تو آپ اسے اسلامی بازار ہی کہیں گے۔ آیئے ایک نظر فرانس میں اسلام' اسلامی کتب اور مساجد پر ڈالتے ہیں۔

راقم الحروف کو متعدد بار فرانس جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ تین سال پہلے 2012ء میں وہاں گیا تو فرانس کو اسلامی اقدار کے حوالے سے خاصا بدلا ہوا پایا۔ ایک پورا بازار جسے میں اسلامی کتابوں کا بازار کہہ سکتا ہوں پیرس میں موجود تھا۔

یہ 1984 کی بات ہے جب لبنان کے مفتی اعظم الشیخ فیصل مولوی رحمہ اللہ نے پیرس میں مکتبۃ السلام کے نام سے ایک بک سٹور کھولا۔ یہ صرف بک سٹور ہی نہیں تھا بلکہ چھوٹا سا پبلی کیشن ہاؤس بھی تھا۔ عرف عام میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ پیرس میں پہلا اسلامی کتب خانہ تھا۔ ہر چند کہ اس سے پہلے متعدد عربی بک سٹور موجود تھے۔ مگر یہ سب کے سب لادینی اور ملحدانہ افکار ونظریات کے حامل تھے جہاں اسلامی کتب نہیں ملتی تھیں۔ لبنان' الجزائر' مراکش اور تیونس پر فرانس نے مدتوں حکومت کی جس کے اثرات ابھی تک باقی ہیں۔ ہر چند کہ ان ملکوں کی مادری زبان عربی تھی مگر فرانس نے خاصی جدوجہد کے بعد ان ملکوں میں فرنچ زبان کو سرکاری زبان قرار دے دیا۔

مجھے یاد ہے کہ آج سے 25 سال قبل جب میں نے بیروت جانا شروع کیا تو وہاں پر فرنچ زبان کثرت سے بولی' پڑھی اور لکھی جاتی تھی۔ بطور خاص عیسائی تو عربی زبان کی بجائے فرنچ ہی بولتے تھے۔ مگر اب بیروت میں حالات بدل چکے ہیں زیادہ تر لوگ عربی یا انگلش بولتے ہیں' فرنچ بھی چلتی ہے مگر زیادہ نہیں۔ فرانس میں مکتبۃ السلام کفر اور لادینیت کے ماحول میں پہلا پتھر تھا۔ اس چھوٹے سے ادارے کو چلانے والے تین افراد عامر' طاہر اور حسان تھے۔ یہ تینوں ہی شام کے مشہور شہر حلب سے تعلق رکھتے ہیں۔ تینوں ہی اس مکتبہ کے سیلز مین تھے۔ فیصل مولوی صاحب تو لبنان ہی کے رہنے والے تھے۔ پھر ایک وقت آیا کہ 1995 میں فیصل مولوی صاحب نے مکتبۃ السلام کو ان تینوں کارکنوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ یہ 1996ء کی بات ہوگی جب میرا استاذ عامر سے پہلا رابطہ ہوا تو ہم نے کچھ فرنچ کتابیں پیرس بھجوانا شروع کیں۔ اس سے پہلے لوگ جدہ یا ریاض سے خرید کر لے جاتے تھے۔ اسی زمانے میں مجھے پہلی مرتبہ پیرس جانے کا اتفاق ہوا۔ ہم بچپن ہی سے اخبارات میں پیرس کی خوبصورتی کے قصے بڑے مزے لے لے کر پڑھا کرتے تھے۔ چشم تصور میں ہم اسے نہایت صاف ستھرا اور خوبصورت ترین شہر سمجھتے تھے۔ ہمیں ذوالفقار بھٹو صاحب کے الفاظ کانوں میں سنائی دیتے تھے کہ میں پاکستان کو پیرس بنا دوں گا۔ مگر جب میں پیرس کے چارلس ڈیگال ائرپورٹ پر اترا تو وہاں گندگی کے ڈھیر نظر آئے۔

بڑا تعجب ہوا کہ ائرپورٹ اور اس پر گندگی! معلوم ہوا کہ صفائی کرنے والے مزدوروں نے ان دنوں ہڑتال کر رکھی ہے۔ چند روز سے وہ اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ اگر کسی جگہ صرف ایک دن صفائی نہ ہو تو وہاں کوڑا تو اکٹھا ہو ہی جاتا ہے۔ مگر اب تو صفائی کیے ہوئے دو تین دن گزر چکے تھے۔ اس لیے شہر میں بھی جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر نظر آئے۔ غالباً اسی روز یا اگلے روز مزدوروں کے مطالبات مان لیے گئے' انہوں نے ہڑتال ختم کر دی اور شہر میں صفائی ہوگئی۔

سچ پوچھیے تو مجھے پیرس اتنا زیادہ خوبصورت نظر نہ

آیا جتنا میرے ذہن میں تھا۔ تاہم ایفل ٹاور کو دیکھنے کا شوق ضرور پورا ہو گیا۔ میرے پاس وقت بہت کم تھا۔ رات کے وقت برادرم عامر مجھے اس ٹاور کے اوپر لے گئے۔ میں جب اس کے آخری فلور پر چڑھا۔ تو میں نے ریلنگ کے ساتھ لگ کر بلند آواز سے اذان دی۔ برادرم عامر اور ان کا دوست مجھے حیرت اور تعجب سے دیکھتے رہ گئے۔ اذان ختم کی تو کہنے لگے: یہ کیا؟ میں نے جواب دیا: اذان ہی تو کہی ہے۔ یہ میرا شوق ہے کہ جب بھی اونچی جگہ جاتا ہوں تو وہاں اذان کہتا ہوں۔ میرا مشن اور میرا شوق ہے کہ میں اللہ کے کلمہ کو بلند کروں۔ ہر جگہ' ہر بلند اور اونچی جگہ پر اللہ اکبر' اشھد ان لا الہ الا اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ کی صدائیں بلند کروں۔ شاید اللہ تعالیٰ اسی بات سے راضی ہو جائے۔ اس کے پس منظر میں ایک چھوٹا سا واقعہ ہے کہ مولانا علی محمد صمصام اہلحدیث کے بڑے نامور شاعر تھے۔ وہ جلسوں میں تشریف لے جاتے اور بڑی لے سے حمد و نعت پڑھتے۔ خوبصورت آواز سے سماں باندھ دیتے۔ ایک مرتبہ وہ بس کے ذریعے مظفر آباد جا رہے تھے یا کسی اور جگہ بہرحال جب بس پہاڑ پر چڑھی تو دور سے انہیں پہاڑ کی بلند چوٹی پر ایک گاؤں نظر آیا۔ دور سے مسجد کا مینار اس علاقے کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔ مولانا صمصام اللہ ولی کامل تھے۔ مسجد کے مینار کو دیکھا تو ایک آہ بھری۔ بس کا کنڈیکٹر پاس ہی تھا کہنے لگا: مولوی صاحب! یہ آپ نے آہ کیوں بھری ہے؟ فرمانے لگے کہ میں اس شخص کی خوش قسمتی پر رشک کر رہا ہوں۔ جس نے سب سے پہلے اس اونچی جگہ پر اللہ اور میرے پیارے رسول ﷺ کا نام بلند کیا تھا۔ بس جب سے میں نے یہ واقعہ سنا ہے میں جب بھی کسی اونچی جگہ پر جاتا ہوں تو اذان کہہ دیتا ہوں۔ میں نے الحمدللہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی چھت پر بھی اذان دی ہے۔ افریقہ میں کیپ ٹاؤن دنیا کے آخری سرے پر ہے وہاں بھی اذان دی ہے۔

اس زمانے میں میری سب سے بڑی خواہش تھی کہ دارالسلام فرنچ زبان میں مختلف کتابوں کے تراجم شائع کرے۔ میں نے اس کے لیے سروے شروع کیا۔ تراجم کا کام خاصا مشکل ہے پھر مذہبی کتابوں کا ترجمہ اور بھی زیادہ مشکل کام ہے۔ میں ایک مرتبہ پیرس میں تھا کہ میں نے سعودی مکتب الدعوہ میں فون کیا اور خواہش ظاہر کی کہ میں مدیر مکتب جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن یحییٰ صاحب سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ میری خواہش کا فوری احترام کیا گیا اور میں چند ہی گھنٹوں کے بعد ڈاکٹر عبدالرحمٰن کے وسیع و عریض دفتر میں بیٹھا تبادلہ خیال کر رہا تھا۔ حسب توقع آدھ گھنٹہ کی میٹنگ دو ڈھائی گھنٹوں تک چلی گئی۔ اس روز جمعہ کا دن تھا اور جمعہ کی نماز کا وقت قریب آ رہا تھا۔ ورنہ شاید ہم اور دیر تک تبادلہ خیال کرتے۔ میں نے اٹھنے سے پہلے ایک سوال داغ دیا: ڈاکٹر صاحب کتنی سلفی کتابیں ایسی ہیں جن کے فرنچ زبان میں تراجم ہوئے ہیں؟ میں ریاض سے اسی قسم کے سوالات کے جوابات تلاش کرنے کے لیے آیا ہوں۔ میں سروے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ایک مدت سے یہاں مقیم ہیں' میری رہنمائی فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا پہلو بدلا اور گویا ہوئے: شیخ مجاہد! سچ پوچھیے تو بہت کم سلفی کتب کا فرنچ زبان میں ترجمہ ہوا ہے۔ میں نے تعجب سے پوچھا: آخر کیوں؟ کیا مسلمانوں کے پاس ٹیلنٹ کی کمی ہے یا ہمارے پاس مترجم نہیں ہیں اور سرمایہ نہیں ہے۔ کیا ہمارے پاس ایسے ادارے نہیں ہیں جو اس کام کا بیڑا اٹھا سکیں؟ مان لیتے ہیں کہ تراجم کا کام اتنا آسان نہیں مگر ناممکنات سے بھی نہیں۔ آخر انسان ہی ادارے بناتے ہیں۔ پہلے ان کی پلاننگ کرتے ہیں اور پھر اس میں رنگ بھرتے چلے جاتے ہیں۔

جمعہ کا دن تھا مجھے ایک مسجد میں نماز ادا کرنا تھی۔ ایک دوست نیچے گاڑی میں انتظار کر رہے تھے' میں جواب کا انتظار کیے بغیر وہاں سے بھاگتا ہوا نیچے اترا۔ ہمیں جمعہ کے ضائع ہونے کا ڈر تھا۔ اس بات کو کوئی اٹھارہ سال تو ہو چکے ہوں گے۔ اب مجھے صحیح طور پر یاد نہیں کہ اسی جمعہ کی بات ہے یا کسی اور سفر میں نماز جمعہ کی ادائیگی کی بات ہے۔ میں جب مسجد میں پہنچا تو وہ نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ یقین جانیے باہر جوتیوں کی جگہ تک نمازی ہی نمازی تھے۔ خطبہ جمعہ شروع ہو چکا تھا۔ خطیب صاحب بڑے زور و شور سے خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے ذرا ہمت کر کے مسجد کے اندر جھانکا' اندر ایک آدمی کی بھی جگہ نہ تھی۔ میں نے اچکن پہن رکھی تھی' سر پر قراقلی تھی۔ اس روز شدید سردی تھی' ایک نمازی نے جوتیوں کو اپنے ہاتھ سے اکٹھا کیا اور میرے لیے جگہ بنا دی۔ مجھے اور میرے دوست کو بڑی مشکل سے جگہ ملی تھی۔ اس روز شدت سے احساس ہوا کہ اس ملک میں مساجد کی شدید ضرورت ہے۔ دن بدن مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے' وہ ایک دن بہت بڑی قوت بن جائیں گے۔

قارئین کرام! میں آپ کو اپنے موضوع سے بہت دور لے گیا۔ میری فرانس کے ساتھ بڑی یادیں وابستہ ہیں۔ میں آپ کو فرانس میں مسلمانوں کا پس منظر بتانا چاہتا تھا۔ آپ کو یہ جان کر تعجب ہو گا کہ اس وقت 2015 میں فرانس میں مسلمانوں کی تعداد سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پانچ ملین ہے۔ جبکہ میرے دوست حسان ناشد کا دعوی ہے کہ وہ اس سے دوگنی تعداد میں ہیں۔ فرانس کے باسیوں کی تعداد ستر ملین ہے۔ حسان کے مطابق 15 سے 20 فیصد یقیناً مسلمان ہیں۔ ان میں سب سے بڑی تعداد مراکش اور الجزائر کے لوگوں کی ہے۔ یہ 1970ء کی بات ہے جب اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے فرانس نے بے حد ترقی کی۔ ریلوے کے نظام کو جدید بنیادوں پر استوار کیا گیا۔ "میٹرو" کے منصوبے کے لیے بے شمار مزدوروں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ دنیا بھر سے لوگ اس ملک میں نوکری کرنے کے لیے آنے لگے۔ مراکش' الجزائر اور تیونس فرانس کے قریبی ملک ہیں۔ ان ملکوں پر فرانسیسی استعمار نے مدتوں حکومت کی ہے۔

مراکش کے لوگوں کے مزاج الجزائر کے لوگوں سے بڑے مختلف ہیں۔ مراکش کے لوگ بڑے صلح جو' نرم لب و لہجے والے ہیں۔ جبکہ الجزائر کے بدوی قبائل بڑے سخت مزاج ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے انہوں نے استعمار کو قبول نہیں کیا۔ فرانس والوں نے بڑی کوشش کی کہ ان لوگوں کے دلوں

آپ کو یہ جان کر تعجب ہو گا کہ اس وقت 2015 میں فرانس میں مسلمانوں کی تعداد سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پانچ ملین ہے۔ جبکہ میرے دوست حسان ناشد کا دعوی ہے کہ وہ اس سے دوگنی تعداد میں ہیں۔ فرانس کے باسیوں کی تعداد ستر ملین ہے۔

سے اسلام کی محبت نکال سکیں۔ ان ممالک کی حکومتیں فرانسیسی حکومت کی مرہون منت بلکہ اس کی کٹھ پتلیاں تھیں۔ سختیاں' جیل' قتل تمام حربے آزمائے گئے۔ اس کے باوجود الجزائر کے مجاہدین 130 سال تک فرانسیسی استعمار کے خلاف لڑتے رہے۔ ان لوگوں کی عربی زبان کے ساتھ علاقائی زبان بربر ہے۔

اس زبان کو یہ اب بھی بولتے ہیں۔ اس ملک میں سرکاری طور پر بھی عربی زبان کے خلاف خوب کوششیں ہوئیں مگر فرنچ حکومت کس حد تک کامیاب ہوئی؟ یہ میں ان شاء اللہ آگے چل کر لکھوں گا۔

فی الحال یہ جان کر آگے بڑھیں گے کہ فرانس کو مزدوروں کی ضرورت تھی اور مزدور بھی ایسے جو فرنچ زبان بولتے ہوں۔ کسی بھی جگہ اگر مقامی زبان بولنے اور سمجھنے والے مزدور میسر آجائیں تو کام میں بے حد آسانی ہو جاتی ہے اس قسم کے مزدور الجزائر' مراکش اور تیونس میں بکثرت موجود تھے؛ چنانچہ لاکھوں کی تعداد میں ان ملکوں سے لوگ فرانس آتے ہیں۔ ان ملکوں کے لوگ رنگ اور قد کے اعتبار سے بھی فرانسیسیوں سے ملتے جلتے ہیں۔ اس دوران افریقی ممالک سے بھی لوگ آتے ہیں۔ سینگال' مالی' ترکی' پاکستان' ہندوستان' بنگلہ دیش اور دیگر ممالک سے بھی خاصے لوگ رزق کی تلاش میں یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ فرانس کو مزدوروں کی ضرورت تھی اس لیے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔

قارئین کرام: میں اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ 130 سالوں تک فرانسیسی استعمار مسلمانوں کے خلاف الجزائر میں لڑتا رہا۔ الجزائر کے بہت سے لوگ فرنچ فوج کی مدد کرنے والے بھی تھے۔ بالکل اسی طرح جیسے ہمارے ہاں انگریز کی فوج میں دیسی لوگ بھی بکثرت شامل تھے۔ ان میں سے کتنے ہی لوگ فرانس میں بسنے لگے۔ ان لوگوں کو راضی کرنے اور ان کی مزید وفاداریاں حاصل کرنے کے لیے پیرس میں 1950ء میں پہلی مسجد بنائی گئی۔ یہ مسجد خاصی بڑی ہے۔ اس کا منبر بطور خاص مصر کے بادشاہ شاہ فاروق نے بنوا کر بھجوایا تھا۔ اس دوران بعض غیور مسلمانوں نے اپنے طور پر اپنے اپنے محلوں اور علاقوں میں مساجد قائم کیں مگر ہم انہیں مسجدوں سے زیادہ مصلوں کا نام دے سکتے ہیں۔ مثلاً کسی فلیٹ میں ایک کمرہ نماز پڑھنے کے لیے مختص کر لیا گیا۔ اس قسم کے مصلے حکومت کی اجازت کے بغیر بنائے جاتے ہیں۔

عموماً حکومت کو اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہوتا۔ سعودی عرب میں مساجد کی تعمیر اور انتظام وانصرام مکمل طور پر حکومت کے ہاتھ میں ہے مگر یہ روایت یہاں بھی ہے کہ کسی بڑی بلڈنگ میں ایک یا دو کمروں کو نماز پڑھنے کے لیے مختص کر لیا جاتا ہے۔ اگر نمازی بڑھ جائیں تو درمیان میں سے دیوار ہٹا دی جاتی ہے اور کمرہ بڑا ہو جاتا ہے۔ میں نے یورپ میں کتنے ہی مقامات پر اس قسم کی مساجد کو دیکھا ہے اور ان میں نماز بھی ادا کی ہے۔

اوپر میں نے ذکر کیا کہ 1970 میں کافی مسلمان لیبر ہمسایہ ممالک سے فرانس میں داخل ہوئی۔ انہوں نے اپنے طور پر حلقات تحفیظ القرآن' مساجد اور مدارس قائم کیے۔ مگر سرکاری اجازت نامے کے ساتھ مسلمانوں نے 1980ء سے اس میدان میں حقیقی ترقی کرنا شروع کی۔ فرانسیسی حکومت نے مسلمانوں کو مساجد کی تعمیر اور مدارس قائم کرنے کی باقاعدہ اجازت دینا شروع کی۔ بلاشبہ اس کے لیے مقامی بلدیہ سے اجازت لینا پڑتی تھی اور اب بھی لینا پڑتی ہے مگر سرکاری طور پر ایک دروازہ کھل گیا جب مسلمانوں کو فرانس میں جماعتیں اور تنظیمیں بنانے کی اجازت ملتی ہے۔ چنانچہ متعدد اسلامی تنظیمیں وجود میں آتی ہیں جو اپنے اپنے انداز میں اسلامی مراکز' مساجد اور مدارس قائم کرتے ہیں۔ اسی دوران اسلامی مکتبات بھی کھلنے شروع ہوتے ہیں۔ میں مکتبہ السلام کا اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ نئی انتظامیہ نے اسے بیروت سے پیرس منتقل کر دیا تھا۔ ایک زمانے میں اس مکتبہ نے خوب ترقی کی۔ جس زمانے میں یہ ہم سے کتب خریدتے تھے تب یہ سال میں دو مرتبہ ریاض آیا کرتے' کتب کا انتخاب کرتے اور کنٹینرز کے ذریعے کتب لے جاتے۔ پیرس میں مکتبہ السلام بلاشبہ ایک بڑا مکتبہ تھا۔ کم از کم یہ ایک کنال جگہ پر تو ضرور ہوگا۔ باہر شوروم تو کوئی زیادہ بڑا نہ تھا مگر اندر بہت بڑا دفتر' سٹور' میٹنگ روم اور کم از کم تین سے چار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ تھی۔ کچھ عرصے بعد اس ادارے کو نظر لگ گئی۔ مگر وہ جو کسی نے کہا ہے کہ اگر دو علماء کے درمیان اختلاف ہو تو دو مساجد یا دو مدارس بن جاتے ہیں۔ اسی طرح اس ادارے کے شرکاء کا آپس میں اختلاف ہوا تو تین مکتبات بن گئے۔ ان میں سے مکتبہ سناء جس کے مالک حسان کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں' اصولوں کا پابند نکلا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ادارے نے دیگر اداروں کے مقابلہ میں خاصی زیادہ ترقی کی۔

میرا ایک تجزیہ ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ چالاکی اختیار کر کے' لوگوں کو ورغلا کر' دھوکہ دے کر یا دیگر الفاظ میں وہ اسمارٹ بن کر آگے نکل جائیں گے' یہ ان کی خام خیالی ہے۔ مارکیٹ کے اندر بیٹھے ہوئے لوگ اتنے بھولے نہیں ہوتے کہ وہ بار بار مار کھا جائیں۔ ایک آدھ مرتبہ ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنی چرب زبانی سے لوگوں کے دل موہ لے' مگر دوسری بار اسے منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ وہ لوگ جو صرف اپنے ہی پیٹ پر ہاتھ ملتے ہیں' آخر کار مارکیٹ سے آؤٹ ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے قارئین سے ضرور عرض کروں گا کہ کامیاب تاجر وہی ہے جو اصولوں کی پاسداری کرتا ہے۔ دوسروں کے لیے ایثار وقربانی کرتا ہے۔ یہ بھی سوچتا ہے کہ اس سودے میں خریدنے والے کو کیا بچت ہوئی ہے۔ یاد رکھیے کہ جب تک آپ کے ساتھ کاروبار کرنے والا شخص کمائے گا نہیں تب تک وہ مستقل آپ کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ مثلاً آپ کسی سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگلے ہفتہ آپ اسے رقم ارسال کر دیں گے تو یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ اگر آپ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا تو بلاشبہ آپ کامیاب منیجر ہیں۔ بصورت دیگر آپ فیل ہیں۔ یوں تو میرے تینوں سے تعلقات ہیں مگر حسان ناشد نے اصولوں پر سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح وہ میرے قریب آتا چلا گیا۔ باقی دونوں نے زیادہ اسمارٹ بننے کی کوشش کی تو میں نے ان کو اپنی فہرست سے نکال دیا۔

پیرس میں 1950ء میں پہلی مسجد بنائی گئی۔ یہ مسجد خاصی بڑی ہے۔ اس کا منبر بطور خاص مصر کے بادشاہ شاہ فاروق نے بنوا کر بھجوایا تھا۔ اس دوران بعض غیور مسلمانوں نے اپنے طور پر اپنے اپنے محلوں اور علاقوں میں مساجد قائم کیں

زکاۃ.....اہمیت اور مسائل

تحریر: جناب مولانا عبداللہ سلفی قسط نمبر ۲ (آخری)

زکوٰۃ کے مصارف:

زکوٰۃ کا لینا سب کے لیے جائز نہیں' اس کے حقدار کون اور کیسے لوگ ہیں اور یہ کن مصارف میں خرچ کی جا سکتی ہے؟ اس کی تفصیل بھی کتاب وسنت میں موجود ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان فرما کر ہر کس وناکس کے لالچ وحرص کو بند کر دیا ہے۔

سورہ توبہ میں اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

﴿وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (التوبۃ)

''(اے محمد!) (زکوٰۃ) صدقات (کی تقسیم) کے معاملہ میں کچھ لوگ آپ پر الزام لگاتے ہیں' کیونکہ اگر ان کو اس میں سے دیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر اس مال سے ان کو نہ دیا جائے تو وہ ناراض ہونے لگتے ہیں۔ کاش کہ وہ جو کچھ اللہ اور اس کے رسول دیں اس پر راضی ہو جائیں اور یہ کہیں کہ اللہ ہمارے لیے کافی ہے' عنقریب ہم کو اللہ اپنے فضل سے نوازے گا اور اس کے رسول بھی۔ ہم تو اللہ سے ہی امید لگائے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو کہ صدقات (زکوٰۃ) فقیروں کے لیے ہے' مسکینوں کے لیے ہے اور ان لوگوں کے لیے جو زکوٰۃ کی بابت کام کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جن کے دل کو ڈھارس بندھانی ہو (یعنی نو مسلم) اور (زکوٰۃ صرف کی جائے گی) گردن چھڑانے میں اور قرض دار کے (قرض ادا کرانے میں) اور اللہ کے راستہ میں اور مسافر (کی مصیبت دور کرنے) کے لیے۔ یہ اللہ کی طرف سے باندھا ہوا فریضہ ہے اور اللہ (سب کچھ) جاننے والا اور (ہر فیصلہ میں) حکمت والا ہے۔''

اسلام انسان کی رہنمائی کے لیے ایک جامع پیغام لے کر آیا ہے' اس کا مقصد معاشرہ کو ترقی اور خوشحالی سے ہمکنار کرنا ہے' وہ امیر اور غریب کی کھائی کو مٹانا چاہتا ہے اس لیے اسلام میں زکوٰۃ کوئی انفرادی معاملہ نہیں' بلکہ ایک منظم اور متعین نظام ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کے حالات اس کے لیے واضح نمونہ ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے اولین حقدار وہیں کے لوگ ہیں جہاں کی زکوٰۃ ہے' ہاں اگر ضرورت سے زائد ہو تو دوسری جگہ منتقل کی جا سکتی ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہمارے لیے اسوہ ہونا چاہیے' جن کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تھا' آپ یمن میں ہی رہے' خلافت صدیقی کے بعد جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو خوشحالی کا بھی بول بالا ہوا' اس زمانہ میں سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی ایک تہائی رقم یمن سے مدینہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دی' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ آپ کو ٹیکس وجزیہ کے لیے نہیں بھیجا گیا بلکہ اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اغنیاء سے زکوٰۃ وصول کر کے انہی لوگوں کے فقراء پر لوٹا دو' سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہاں کسی حقدار کو چھوڑ کر نہیں بھیجا بلکہ سب کو بانٹنے کے بعد جو بچ گیا اسی کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے اولین حقدار وہیں کے لوگ ہیں جہاں کی زکوٰۃ ہے' ہاں اگر ضرورت سے زائد ہو تو دوسری جگہ منتقل کی جا سکتی ہے' جیسا کہ اس واقعہ سے واضح ہے۔

کیا مال زکوٰۃ اپنے رشتہ دار کو دے سکتے ہیں؟ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں ایک باب باندھا ہے: [باب الزكوٰة على الأقارب] اور اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: [له أجران: القرابة والصدقة] یعنی ''اس کو دوگنا ثواب ملے گا: ایک ناطہ جوڑنے کا دوسرا صدقہ کا۔'' (یہ آپ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حق میں فرمایا تھا جو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔)

دوسری حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ] (بخاری)

''بہترین صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے اور صدقہ پہلے انہیں دو جو تمہارے زیر پرورش ہوں۔''

ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ اپنے عزیز' اقرباء اور جملہ متعلقین اگر وہ مستحق ہیں تو صدقہ' خیرات وزکوٰۃ میں سب سے پہلے ان ہی کا حق ہے' اس لیے ایسے صدقہ کرنے والوں کو دوگنے ثواب کی بشارت دی گئی ہے۔ چنانچہ سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ جو مدینہ میں اپنے کھجور کے باغات کی وجہ سے سب سے زیادہ مالدار تھے اور بئر حاء باغ جو مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جایا کرتے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے' ان کو سب سے زیادہ محبوب تھا اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہ

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ﴾

یعنی ''تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی محبوب شئ نہ خرچ کرو۔''

یہ سن کر سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے بئر حاء کا باغ سب سے زیادہ پیارا ہے اس لیے میں اسے اللہ تعالیٰ کے لیے خیرات کرتا ہوں اور میں اس کی نیکی اور

ذخیرۂ آخرت ہونے کا امیدوار ہوں۔ آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے استعمال کیجیے۔ (اللہ کے رسول ﷺ نے سیدنا ابوطلحہ سے جو فرمایا وہ قابل غور ہے) آپ ﷺ فرماتے ہیں: [بَخٍ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ] ''خوب! یہ نفع دینے والا ہے۔ یہ تو بڑا ہی آمدنی والا مال ہے۔ اور ابوطلحہ جو تم نے کہا میں نے سنا' میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو دے ڈالو'' سیدنا ابوطلحہ نے کہا: یارسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا کے لڑکوں کو دے دیا۔ (اس روایت کو بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے بابُ الزَّكَاةِ عَلَى الأَقَارِبِ کے تحت ذکر کیا ہے۔)

رشتہ دار کو دینے میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس سے رزق میں کشادگی پیدا ہوتی ہے' جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا' رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے:

[مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ]

یعنی ''جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا عمر کی درازی چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔'' (بخاری)

رشتہ دار کو دیتے وقت یہ واضح رہنا چاہیے کہ زکوٰۃ اپنے رشتہ داروں میں انہی کو دے سکتے ہیں جن کی کفالت کی ذمہ داری ہم پر عائد نہیں۔ مثلاً والدین' اولاد اور بیوی کو چھوڑ کر کوئی بھی رشتہ دار اگر زکوٰۃ کے مصارف کے ضمن میں آتے ہوں تو ان پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے بلکہ اگر احتیاج کے اعتبار سے رشتہ دار اور اجنبی برابر ہوں تو رشتہ دار کو دینا افضل ہے۔

نصاب کا حساب:

چونکہ مکہ مدینہ میں زیادہ تر رواج درہم کا تھا اس لیے جا بجا اسی کا ذکر ملتا ہے۔ ویسے سونے کا نصاب بھی اللہ کے نبی ﷺ سے منقول ہے' بیس مثقال یا بیس دینار ہونے پر آدھا مثقال یا آدھا دینار زکوٰۃ ہے۔

ایک دینار یا مثقال کا وزن کیا تھا اس پر محققین مختلف رائے رکھتے ہیں' مگر سب سے قریبی اور معتمد راستہ یہ ہے کہ آج دنیا کے میوزیم میں پرانے زمانہ کے دینار موجود ہیں' عبدالملک بن مروان کا دینار بھی آج موجود ہے جو اسلامی حکومت کا سب سے پہلا دینار ہے' اس کا وزن موجودہ وزن کے حساب سے سوا چار گرام ہے' اس طریقہ سے بیس دینار کا وزن 85 گرام ہوتا ہے اس لیے آج اگر کسی کے پاس 85 گرام سونا ہو اور ایک سال کا وقفہ گذر چکا ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے اور اس کو اس میں اڑھائی فیصد یعنی چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ ہم اللہ کے نبی ﷺ کے زمانہ میں ہر اس چیز میں زکوٰۃ نکالتے تھے جس کو ہم کاروبار کی نیت سے رکھا کرتے تھے۔

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

[كان رسول الله ﷺ يأمرنا أن نخرج صدقة مما نعد للبيع] (أبوداود)

یعنی ''رسول اللہ ﷺ کا ہم کو حکم تھا کہ ہم ان چیزوں میں سے زکوٰۃ دیں جن کو ہم بیچنے کی نیت سے رکھتے ہیں۔

قربان جائیے اس رسول امی پر جن کی زبان مبارک سے فصاحت وبلاغت کے موتی بکھرا کرتے تھے' غور فرمائیے [مما نعد للبيع] میں ہر وہ چیز داخل ہے جو انسان نفع کی غرض سے رکھتا ہے کہ وقت آنے پر اچھی قیمت میں فروخت ہوگا' اس میں اشیاء کی تفصیل نہیں اور نہ اس کی ضرورت ہے' ہر ذی عقل انسان جس کے دل میں ایمان ہے' اس کے مفہوم کو سمجھ سکتا ہے اور خود فیصلہ کر سکتا ہے۔

آج انسان اپنی پونجی اور سرمایہ کو مختلف طریقوں سے مختلف چیزوں میں لگا رہا ہے' اصل نیت کیا ہے یہ انسان اور اس کا خالق جانتا ہے کہ انسان نے اپنی نجی ضرورت کے لیے خریدا ہے یا کاروبار ونفع کی نیت سے' یہ اللہ سے مخفی نہیں' اور قیامت کے دن انسان اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوگا اور براہ راست حساب وکتاب دینا ہوگا۔

اس لیے ہر انسان کو اپنا محاسبہ کر کے اس پر جو زکوٰۃ عائد ہوتی ہے' اسلامی طریقہ کے مطابق حقدار تک پہنچانا چاہیے اور حیلہ وبہانہ بنا کر اپنے مال کے ساتھ مخلوط نہیں رکھنا چاہیے۔ کیونکہ یہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ہے' اگر اس نے زکوٰۃ کی رقم نہ دی' اپنے سرمایہ اور دولت سے الگ نہ کیا یا مکمل نہ دی' کچھ دے کر لوگوں سے جھوٹ بول دیا کہ ختم ہو گیا تو اس کو غور کرنا چاہیے کہ زکوٰۃ کی رقم اس کے مال کے ساتھ باقی ہے اور وہ خود اس میں سے کھا رہا ہے' جو اس پر حرام ہے اور قیامت کے دن اللہ رب العالمین کے سامنے (جو دل کے بھید سے واقف ہے اور جو ذرہ ذرہ کا حساب چکائے گا) کیا جواب دے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حلال رزق عطا فرمائے اور اسلامی اصولوں پر کاربند ہونے کی توفیق بخشے اور قیامت کے دن کی رسوائی سے بچائے۔ آمین!

ذیل میں زکوٰۃ کے نصاب کا مختصر حساب بیان کیا جاتا ہے' امید ہے کہ یہ سمجھنے کے لیے کافی ہوگا۔

ہر انسان کو اپنا محاسبہ کر کے اس پر جو زکوٰۃ عائد ہوتی ہے' اسلامی طریقہ کے مطابق حقدار تک پہنچانا چاہیے اور حیلہ وبہانہ بنا کر اپنے مال کے ساتھ مخلوط نہیں رکھنا چاہیے۔

چاندی:

نصاب پانچ اوقیہ ہے اور اس پر سال گذرنا شرط ہے۔

اوقیہ: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا تھا' پانچ اوقیہ برابر دوسو درہم ہوا۔ ONCIA یونان کی ایجاد ہے جو ایک خاص وزن کا نام تھا' جب رومی مصر پر قابض ہوئے تو وہاں اس کا رواج ہوا' پھر مصر وشام کے راستہ عرب کے تجار مکہ اور مدینہ لائے۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں یہ معروف تھا' حدیث کی کتابوں میں بعض ازواج مطہرات کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ بتایا گیا ہے۔ یعنی 500=40X12/5 درہم۔

ایک درہم کا وزن 2/975 گرام بتایا گیا ہے' اس طرح ایک اوقیہ کا وزن 119=40X2/975 گرام ہوا۔ اس لیے چاندی کا نصاب (5X119=) 595 گرام چاندی ہے۔

مثلاً اگر خالص چاندی کا دام بازار میں:-/8000 روپیہ کلو ہے تو 595 گرام چاندی کا دام بحساب ایک

گرام برابر -/595X8=-/4760 روپیہ ہوا اور اس پر ڈھائی فیصد یعنی -/119 روپیہ زکوٰۃ کی رقم ہوئی۔

یہی مذکورہ مقدار اموال تجارت کی زکوٰۃ کا بھی نصاب ہے' یعنی جس کے پاس 595 گرام خالص چاندی کی قیمت کے برابر پونجی یا سرمایہ ہو اور سال گزر چکا ہو' تو اس کے سرمایہ میں ڈھائی فیصد یا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

سونا: اس کا نصاب بیس مثقال ہے اور سال گذرنا شرط ہے۔

مثقال ثقل (بمعنی وزن) سے مشتق ہے اور قرآن مجید میں یہ لفظ کئی جگہ مذکور ہے' یہ لفظ خاص وزن کے لیے بولا جاتا تھا' قیصر نیرون نے اسی وزن کے برابر خالص سونا کا سکہ ڈھالا جس کا نام Denarius Aurius رکھا' یہی سکہ مصر' شمالی افریقہ اور ایشیائے صغریٰ وجزیرۂ عرب میں رائج ہوا اور عرب دنیا میں دینار کے نام سے مشہور ہوا' جس کا وزن سوا چار گرام تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اسی سکہ کو جو مکہ میں مشہور تھا معیار بتایا ہے۔

عبدالملک بن مروان نے اپنے دور حکومت میں دمشق میں سکہ ڈھالنے کی فیکٹری بنائی اور جو پہلا اسلامی سکہ ڈھال کر رائج کیا وہ دینار بھی اسی وزن کا تھا۔

لہٰذا سونا کا نصاب بیس مثقال یا بیس دینار برابر (20X4/25=)85 گرام ہے۔

اگر کسی کے پاس 85 گرام یا اس سے زائد خالص سونا ہو اور سال گزر چکا ہو' تو اس پر ڈھائی فیصد یا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

سونے وچاندی کے بارے میں یہ بات واضح رہنا چاہیے کہ یہ دھاتیں کسی شکل میں بھی ہوں ان پر زکوٰۃ ہے' اس میں وہ گہنہ بھی شامل ہے جس کو لوگ بنوا کر رکھے رہتے ہیں اور وہ بھی جو استعمال میں ہو' کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ نے عورتوں کے ہاتھ میں کنگن اور کان میں بالی کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی جاتی تو یہ کنز میں شمار ہوگا جس کے بارے میں قرآن مجید میں وعید آئی ہے۔

چنانچہ ابوداود میں عمرو بن شعیب' عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنی بچی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی' بچی کے ہاتھ میں سونے کے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

["أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا؟" قَالَتْ: لَا، قَالَ: "أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟" قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا، فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَتْ: هُمَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ]

یعنی "کیا تم اس کی زکوٰۃ دیتی ہو؟" اس نے کہا نہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلہ میں تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟" یہ سن کر اس عورت نے وہ دونوں کنگن اتار دیئے اور نبی کریم ﷺ کو پیش کر دیئے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔ (ابوداود)

دوسری حدیث ابوداود' دارقطنی' حاکم اور بیہقی کی ہے' سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور دیکھا کہ میرے ہاتھ میں چاندی کے چھلے ہیں تو پوچھا عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے یہ اس لیے پہنے ہیں تا کہ آپ کے سامنے زینت اختیار کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

["أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ؟" قُلْتُ: لَا، أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: "هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ".]

یعنی "کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟" کہا نہیں' آپ نے فرمایا: "پھر تو یہ تمہارے لیے (جہنم کی) آگ کے واسطے کافی ہے۔"

تیسری حدیث ابوداود کی ہے' سیدہ ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں' میں سونے کا زیور پہن لیا کرتی تھی' اس سلسلہ میں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا یہ کنز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

["مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ، فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ".]

یعنی "جو زکوٰۃ کی مقدار (نصاب) کو پہنچ جائے اور زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو یہ کنز نہیں رہتا۔"

امید ہے یہ تین روایتیں مسئلہ کی وضاحت کے لیے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے۔ آمین!

.....

جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ تعالیٰ کا مکتوب گرامی

❁ مکرمی ومحترمی جناب بشیر انصاری صاحب..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہفت روزہ "اہل حدیث" باقاعدگی سے مل رہا ہے اور اس میں اپنے فہم کے مطابق اس کے مندرجات سے استفادہ کرتا ہوں۔ اس وقت 22 تا 28 مئی کا شمارہ پیش نگاہ ہے۔ اس میں وفاقی وزیر اطلاعات کے دینی مدارس اور اذان کے متعلق تقریر کی جس انداز میں گرفت کی گئی ہے اس پر نہایت مسرت ہوئی۔ میری طرف سے مبارک باد قبول فرمایئے۔ اس موضوع پر آپ کا اداریہ بڑا جان دار ہے۔ چوہدری محمد یٰسین ظفر کا مضمون بھی بہت عمدہ اور مدلل ہے۔ چوہدری صاحب کو اپنے منصبی تقاضے کے مطابق اس موضوع پر لکھنا ہی چاہیے تھا اور انہوں نے لکھا' بہت اچھا کیا۔ پروفیسر ساجد میر صاحب کا بیان اور دیگر حضرات کے ارشادات قابل تحسین ہیں۔ آپ نے اخبار میں یہ مواد شائع کر کے تمام مسلمانوں کے نقطۂ نظر کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ لکھنے والے سب دوستوں کو جزائے خیر سے نوازے۔ حکومت کا کوئی نہ کوئی وزیر یا ترجمان اس قسم کی حرکتیں کرتا رہتا ہے۔ اس کا جواب ضرور دینا چاہیے اور سختی سے دینا چاہیے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ (اخلاص کیش رمحمد اسحاق بھٹی)

مؤرخ اسلام جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی کا اعزاز

❁ پچھلے دنوں جماعت کی عظیم الشان دینی دانشگاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں ممتاز دانشور' صاحب قلم' مؤرخ اسلام جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کے اعزاز میں ایک شاندار تقریب منعقد کی گئی جس میں علماء کرام نے موصوف کی صحافتی' تحقیقی' تالیفی' دعوتی اور علمی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا اور پرنسپل جامعہ سلفیہ جناب پروفیسر محمد یٰسین ظفر نے رفقاء کے ساتھ یادگار شیلڈ اور مبلغ ایک لاکھ روپیہ پیش کیا۔ ہم اس اعزاز پر محترم جناب بھٹی صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور ان کی صحت اور درازیٔ عمر کے لیے دعا گو ہیں۔ (ادارہ)..... تفصیلی رپورٹ کا انتظار فرمائیں۔

علامہ طارق محمود یزدانی کو صدمہ!

❁ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گجرات کے امیر اور ممتاز عالم دین جناب علامہ طارق محمود یزدانی کی والدہ محترمہ 24 مئی 2015ء کو پیرانہ سالی میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ بڑی صالحہ اور شب زندہ دار خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ خود حضرت یزدانی صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں میاں محمد جمیل' پروفیسر حافظ عبدالستار حامد' پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی' مولانا محمد مشتاق چیمہ' پروفیسر قاری محمد سعید کلیروی' حافظ ذاکر الرحمن صدیقی اور یوتھ فورس کی مرکزی کابینہ کے ارکان نیز قرب وجوار کے اضلاع سے علماء کرام' احباب جماعت اور شہر سے ہر مسلک کے افراد شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ ادارہ محترم یزدانی صاحب کے اس صدمہ میں شریک ہے اور مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا گو ہے۔ (ادارہ) رابطہ نمبر برائے یزدانی صاحب: 0333-8400744

برمی مسلمانوں کی حالت زار

تحریر جناب میاں عبداللہ بخش

برما کی ریاست اراکان میں گزشتہ ڈیڑھ دو برسوں سے مسلمانوں کے قتل عام اور بڑے پیمانے پر پناہ گزیں بننے و ہجرت کرنے کی خبریں آ رہی ہیں۔ اس دوران وہاں کے مسلمانوں پر ظلم و بربریت سے متعلق انسانی حقوق کی مقامی و بین الاقوامی تنظیموں کی کتنی رپورٹیں منظر عام پر آ چکی ہیں، لیکن اس ظلم و بربریت کو روکنے کے لئے اقوام متحدہ یا بین الاقوامی برادری کی طرف سے اب تک کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔ تحقیقات کا مطالبہ تو کئی بار ہوا اور مظالم بند کرنے کی اپیل تو کی گئی لیکن حکومت کے انکار اور ہٹ دھرمی کے باوجود اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ کچھ عرصہ پہلے یہ رپورٹ آئی تھی کہ میانمار میں سکیورٹی فورسز مسلمانوں کو پکڑ کر دور دراز جنگلوں میں چھوڑ دیتی ہے، جہاں بھوک اور پیاس کی وجہ سے ان کی موت ہو جاتی ہے۔ اب تھائی لینڈ میں کام کرنے والی انسانی حقوق کی ایک تنظیم نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا ہے کہ میانمار میں زیادہ تر مسلمانوں کے قتل کی ذمے دار سکیورٹی فورسز ہیں۔ تنظیم کے ارکان کا واضح طور پر کہنا ہے کہ انہوں نے جب عینی شاہدین اور دیگر افراد سے بات چیت کی تو انہوں نے سکیورٹی فورسز کے ذریعے مسلمانوں کے قتل عام کی تصدیق کی۔ ان کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ مقتولین جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ مغربی ریاست اراکان میں سرکاری پابندی کی وجہ سے کسی بیرونی شخص کو وہاں جانے کی اجازت نہیں، اس لئے پورے حقائق سامنے نہیں آپاتے۔

اقوام متحدہ نے حکومت میانمار سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس قتل عام کا نوٹس لے اور فوری غیر جانبدار تحقیقات کرا کے ذمے داروں کا تعین کرے۔ اقوام متحدہ نے یہ نوٹس اپنے ہی ادارے برائے انسانی حقوق کی رپورٹ پر لیا ہے، جس کے پاس ایسی متعدد رپورٹیں بھی ہیں کہ روہنگیا میں مختلف مواقع پر نہ صرف مسلمانوں کو قتل کیا گیا بلکہ انہیں اغوا کیا گیا اور ان پر تشدد بھی ہوا۔ میانمار نے حسب عادت مسلمانوں کے قتل عام سے متعلق رپورٹوں کو ایک بار پھر غلط بتایا۔ صدارتی ترجمان نے قتل عام سے متعلق اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کو غلط بتایا۔ لیکن اس بات کا جواب دینے سے حکومت پھر کترائی کہ مسلمانوں کے خلاف تشدد کیوں بند نہیں ہو رہا؟ اور حکومت انہیں تحفظ کیوں نہیں فراہم کر رہی؟

صورت حال یہ ہے کہ حکومت سے لے کر عوام تک ہر کوئی مسلمانوں کا دشمن اور قاتل نظر آتا ہے اور دنیا خاموش ہے۔ اس کی زبان کھلتی بھی ہے تو صرف اپیل اور مطالبے کے لئے جس پر کبھی عمل نہیں ہوتا

میانمار میں ۲۰۱۱ء میں ۴۹ سالہ آمریت کا خاتمہ تو ہو گیا لیکن ملک نسلی تعصب کے ایسے بھنور میں پھنس گیا ہے کہ جمہوریت اور جمہوریت پسند لیڈروں کے لئے اب بھی کوئی گنجائش نہیں۔ جس آنگ سان سوچی کو جمہوریت کا علمبردار کہا جاتا تھا جو برسوں تک نظر بند رہنے کے بعد بڑی مشکل سے رہا بھی ہوئیں تو اب جمہوریت اور جمہوری حقوق کے لئے ان کی آواز بند ہے۔ اراکانی مسلمانوں کے قتل پر انہیں کوئی افسوس نہیں اور نہ ہی وہ اس کے خلاف آواز بلند کرتی ہیں۔ شاید ان کی جمہوریت پر بھی نسل پرستی کی چھاپ ہے اور وہ صرف ذاتی اقتدار کے لئے ہے۔

جس بدھ مت کو تشدد کے خلاف اور انسانیت کا ہمدرد بتایا جاتا ہے، اس کے اندر چھپی ہوئی دہشت گردی اور حیوانیت میانمار میں پوری طرح بے نقاب ہو چکی ہے۔ دیکھنے میں سیدھے سادے اور خاص وضع قطع میں بدھ مت کے پیروکار میانمار میں مسلمانوں کے خلاف جس قتل و غارت گری کا مظاہرہ کر رہے ہیں، اس سے ان کی اور ان کے مذہب کی اصلیت بھی سامنے آ گئی ہے۔ کیونکہ اس قتل و غارت گری پر دنیا میں موجود ان کے مذہبی رہنما بھی خاموش ہیں۔ رہی بات حکومت میانمار کی تو اتنے طویل عرصے تک اور بڑے پیمانے پر مسلمانوں کا قتل عام اس کی نگرانی اور سرپرستی کے بغیر جاری نہیں رہ سکتا۔ اگر انسانیت نہیں تو صرف لاء اینڈ آرڈر کی نظر سے دیکھیں، تب بھی کوئی حکومت کم از کم دو برسوں تک تماش بین نہیں بن سکتی۔ آج تک حکومت نے نہ تو تشدد کی تحقیقات کے لیے کوئی کمیشن بنایا اور نہ سکیورٹی فورسز کو تشدد بند کرانے کی کوئی واضح ہدایت دی۔ ایسے بے شمار فوٹو اور ویڈیوز منظر عام پر آ چکے ہیں، جن میں سکیورٹی فورسز کے اہلکار تشدد روکنے کے بجائے بدھ مت کے دہشت گردوں کے ساتھ خود بھی قتل و غارت گری میں ملوث نظر آئے۔ عالمی برادری کی طرف سے بار بار توجہ دلانے کے باوجود حکومت نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ خود بین الاقوامی برادری بھی تو بے حسی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ میانمار کی حکومت نے برائے نام ذرا سی اصلاحات کا اعلان کیا تو امریکہ نے اس پر پابندیوں میں نرمی کر دی۔ برطانیہ، میانمار کی اس فوج کو ٹریننگ دے رہا ہے جو انسانیت کے قتل کا کام کر رہی ہے۔ کوئی بھی ملک اپنی بین الاقوامی ذمے داریاں نبھانے کو تیار نہیں۔

میانمار کی مغربی ریاست اراکان کے مسلمانوں کی غلطی صرف یہ ہے کہ انہوں نے حکومت کی نظر انداز کرنے کی پالیسی سے تنگ آ کر علیحدگی کی تحریک شروع کر دی۔ اس کی پاداش میں پہلے تو حکومت نے انہیں یہ سزا دی کہ ان کی شہریت ختم کر کے ان کو ملک بدر کرنے کی راہ ہموار کر دی۔ ایک ایسا قانون بنا دیا جس کے تحت اراکان کے مسلمانوں کی اکثریت شہریت سے محروم ہو گئی۔ اس پر

باقی صفحہ 11 پر

سعودی استحکام کے خلاف سازشیں

تحریر: جناب محمد ابرار ظہیر

سعودی عرب کے شہر قطیف کے بعد اب مشرقی شہر دمام میں بھی نماز جمعہ کے دوران مسجد کے باہر ایک اور خودکش دھماکہ ہوا جس میں 4 افراد جاں بحق اور 10 زخمی ہوگئے۔ مسجد کے باہر خودکش دھماکہ کرنے والے بمبار کو امریکی یونیورسٹی کے 25 سالہ گریجویٹ نے روک کر بڑی تباہی اور جانی نقصان سے بچایا۔ خودکش حملہ آور نے مسجد میں داخل ہونے کی کوشش کی تو عبدالجلیل ابراش نے اسکا پیچھا کیا اور اسے دبوچ لیا تا آنکہ دھماکہ ہوا جس میں ابراش بھی شہید ہوگیا۔ اگر نقاب پوش کو مسجد کے اندر جانے کا موقع مل جاتا تو تباہی کا انداز کرتے ہوئے ہی روح کانپ جاتی ہے۔ گزشتہ جمعہ کو بھی سعودی عرب کے مشرقی شہر قطیف کے نواح میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے دوران مسجد امام علی میں خودکش حملہ ہوا تھا جس کے نتیجے میں 21 افراد جاں بحق اور 100 سے زائد زخمی ہوگئے تھے۔ دونوں دھماکوں کی ذمہ داری دہشت گرد تنظیم داعش نے قبول کی ہے۔ سعودی عرب میں پے در پے دھماکے انتہائی خطرے کی علامت ہیں۔

سعودی عرب ایک پرامن ملک ہے، دنیا بھر میں اس کے امن کی مثال دی جاتی ہے، امریکہ و یورپ کے کسی شہر میں جتنے جرائم ایک دن میں ہوتے ہیں اس سے کہیں کم پورے سال میں سعودی عرب میں رپورٹ ہوتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ یہاں اللہ کے نازل کردہ قوانین جزاء وسزا نافذ ہیں۔ حدوداللہ کی حرمت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ سعودی عرب میں امن و امان اور معاشی استحکام کی ایک بڑی وجہ اس مملکت کا نظام توحید پر مبنی ہونا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اس مملکت پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول رکھے ہیں۔ لیکن آج کل اس عظیم مملکت کے باسی ایک بڑے امتحان سے دوچار ہیں۔ دنیا کی صلیبی وصیہونی قوتیں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اس مملکت کو عدم استحکام کا شکار کر کے اس کے وسائل پر قابض ہونے کے ساتھ ساتھ حرمین کی خدمت کا منصب خاندان آل سعود سے چھین لینا چاہتی ہیں اور عالم اسلام کے مرکز مکہ و مدینہ کو کھلا شہر قرار دے کر یہاں اپنی مرضی کے اسلام کو نافذ کرنے کا خواب دیکھ رہی ہیں۔

سعودی عرب کو ان آزمائشوں کا سامنا کیوں کرنا پڑ رہا ہے؟ اس کی بہت سی وجوہات ہیں مگر ان سب میں نمایاں اور اہم ترین صرف اور صرف مملکت میں نظام اسلامی کا مکمل نفاذ ہے۔ سعودی حکمرانوں کا یہ جرم کم ہے کہ وہ مملکت کے بادشاہ ہونے کے باوجود خود کو اللہ کے گھر کا خادم کہلوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں، انہوں نے حجاج و معتمرین کی اتنی خدمت کی ہے کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ حرمین کی توسیع اور ان کو پرآسائش بنانا، قرآن مجید کی اشاعت کیلئے شاہ فہد قرآن کمپلیکس کا عظیم الشان منصوبہ، دنیا کی تقریباً ہر زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کروا کے پوری دنیا سے آئے ہوئے مسلمانوں کو ان کی اپنی زبان میں ترجمہ قرآن مہیا کرنا، دنیا کی عظیم ترین اسلامی یونیورسٹیز قائم کرنا، خود سعودی عرب میں بلا مبالغہ ہزاروں کی تعداد میں ہر سال دین کی تعلیم کیلئے طلبہ کو بلانا اور ان کے تمام تر اخراجات حکومت سعودیہ کا اٹھانا اور پھر ان طلبہ کے ذریعے دنیا بھر میں اسلامک مشنز کا قیام، دنیا کے مظلوم مسلمانوں کیلئے اپنے خزانوں کے دھانے کھول دینا، پاکستان جیسے معاشی کمزوری کے شکار ملک کی اتنی مدد کرنا کہ وہ ایٹم بم بنانے کے قابل ہو جائے، یہ سارے جرائم اس قابل ہیں کہ ان کی سزا سعودی عرب کو دی جائے۔ اب اسی سزا کو دینے کے لئے پہلے بحرین، شام اور دیگر قریبی ممالک میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کر کے سعودی مفادات کو زک پہنچائی گئی، جب دیکھا کہ سعودی عرب کے حکمرانوں نے کمال دانشمندی سے ان سارے حربوں کا توڑ کر لیا ہے تو پھر صیہونی ایجنٹوں کا پیمانہ صبر لبریز ہوا اور انہوں نے سعودی سرحدوں کے بالکل ساتھ چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ یمن سعودی عرب کا حلیف اور دفاعی معاہدے میں شریک ملک ہے، اس کی سرحدیں سعودی عرب کے بالکل ساتھ 1800 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہیں، صلیبی و صیہونی قوتوں نے یمن کے پرامن معاشرے میں ہلچل پیدا کی اور وہاں ایک مضبوط و مستحکم حکومت کو عدم استحکام کا شکار کرنے کے لئے حوثی قبائل کو بغاوت پر ابھارا، حوثی نوجوانوں کو ایران میں لے جا کر ٹریننگ دی گئی اور پھر انہیں اپنی حکومت کے خلاف کھڑا کیا گیا، مقصد یہ تھا کہ یمن کی آئینی حکومت کو کمزور کر کے اس کے اقتدار پر اپنی کٹھ پتلیوں کو بٹھا کر پھر سعودی عرب پر حملہ کر کے حرمین پر قبضہ کیا جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے سعودی فرمانروا شاہ سلمان کو یہ بصیرت عطا کی اور انہوں نے دیگر عرب ممالک کے ساتھ مل کر وہ آگ جو سعودی عرب میں لگانے کی کوشش کی جا رہی تھی اسے یمن میں ہی بجھانے کا فیصلہ کیا۔ یمن کے آئینی حکمران نے بھی اپنی حکومت کے تحفظ کے لئے سعودی حکومت سے درخواست کی۔

یوں سعودی عرب نے ''عاصفۃ الحزم'' کے نام سے ایک آپریشن شروع کیا تاکہ یمن کے باغیوں کو کچل کر سعودی سرحدوں کو محفوظ کیا جا سکے اور اس کے ذریعے دشمن کی حرمین پر قبضے کی سازش کو بھی ناکام بنایا جا سکے۔ جب یمن میں حوثی باغیوں کا زور توڑ دیا گیا اور یمن میں حالات معمول پر آنے لگے تو اب دشمنان حرم نے ایک اور چال چلی ہے کہ سعودی عرب کے اندر مختلف مساجد میں بم دھماکوں کے ذریعے دنیا کو یہ باور کروایا جائے کہ وہاں فرقہ وارانہ جنگ ہو رہی ہے۔ ان حالات میں جبکہ پاکستان کی حکومت نے بھی پارلیمنٹ کی آڑ لے کر غیر متوقع طور پر سعودی حکومت کی مدد سے انکار کر دیا ہے، سعودی قیادت ایک بہت بڑے امتحان سے دوچار ہے۔ ہم اللہ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مملکت حرمین کی حفاظت فرمائے اور خدام الحرمین کی حکومت کو سدا قائم و دائم رکھے۔

پاکستان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث حرمین شریفین کو لاحق خطرات کا ادراک کرتے ہوئے مختلف فورمز پر حکومت کو یہ باور کروا رہی ہے کہ اس بات کا انتظار نہ کیا جائے کہ دشمن سرزمین حجاز میں داخل ہوگا تو سعودی عرب کی سالمیت کے لیے کوئی خطرہ کی بات ہوگی۔ بلکہ آگے بڑھ کر ''جارحیت ہی بہترین دفاع ہے'' کی حکمت عملی اپنائی جائے اور سعودی عرب کو طالبان کی طرح کے دشمن سے بچایا جائے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سربراہ علامہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں اسلام آباد میں کل جماعتی کانفرنس منعقد کر کے اور پھر صوبائی اسمبلی کے باہر مال روڈ پر عظیم الشان دفاع حرمین ریلی کے ذریعے، پھر امام کعبہ الشیخ خالد الغامدی کی موجودگی میں لاہور کے ہوٹل میں دفاع حرمین کانفرنس کے ذریعے، گوجرانوالہ میں پہلے عظیم الشان تحفظ حرمین ریلی اور پھر اہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام منی سٹیڈیم جیسی بڑی گراؤنڈ میں ہزاروں افراد کے اجتماع کے ذریعے، کوئٹہ کے ہاکی سٹیڈیم میں کراچی، ملتان، سرگودھا، خانیوال اور دیگر بہت سے شہروں میں دفاع حرمین شریفین ریلیوں کے ذریعے اور کانفرنسز کے ذریعے پاکستانی عوام کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستانی قوم حرمین کے دفاع کے لئے پاک افواج کو پہلی صف میں دیکھنا چاہتی ہے، مگر بدقسمتی سے حکومت بعض فرقہ پرست عناصر کے ہاتھوں میں یرغمال ہو کر ایک محسن اور بے لوث محسن ملک کو ناراض کر رہی ہے۔ پاکستانی عوام کل بھی خادم الحرمین کے ساتھ تھے اور آج بھی خادم الحرمین کی حمائت کر رہے ہیں۔

منزل کی تمنا ہے تو کر جہدِ مسلسل ..... خیرات میں جُبّہ و دستار نہیں ملتے

حرمین شریفین کانفرنس کوئٹہ

ہر ذی شعور شخص جانتا ہے کہ اہل حدیث اور حرمین شریفین کا آپس میں کیا تعلق اور رشتہ ہے؟ جب سے حوثی قبیلہ اور اس کے سپورٹرز کی طرف سے ان مقدس مقامات کے بارہ میں غلیظ خیالات اور بُرے واقعات منظر عام پر آئے ہیں اور درپردہ سازشیں بے نقاب ہوئی ہیں اس وقت سے ہر عام وخاص اہل حدیث ماہی بے آب کی طرح تڑپ اٹھا ہے اور اپنی بساط' صلاحیت کے مطابق اپنے جذبات کا اظہار کر رہا ہے۔ وطن عزیز کی ہر گلی' کوچہ وبازار' میرج ہالز' کارپوریشن ہالز' مدارس ومساجد' کھلے میدان اور سرکاری ایوان اس کے گواہ ہیں۔ جہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب کی امارت اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کی نظامت میں جبکہ جماعت کا ہراول دستہ اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی کی صدارت اور حافظ فیصل افضل شیخ کی سیکرٹری شپ میں بے مثال' لاجواب اور انتہائی کامیاب حرمین شریفین کانفرنسز کا انعقاد کر رہے ہیں جس کے نتیجہ میں منفی پراپیگنڈہ دم توڑ گیا ہے اور ہر سازشی دم بخت ہو گیا ہے اور ملک کی ہوائیں' فضائیں حرمین سے رشتہ کیا لا الہ الا اللہ کی گونج سے معطر ہو چکی ہیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی قیادت نے صوبہ بلوچستان کا رخ کیا تا کہ ملک پاکستان کا کوئی گوشہ اس محبت سے محروم نہ رہ جائے۔ چنانچہ ۲۰ مئی کا دن تھا' راقم الحروف اور حافظ محمد یونس آزاد نائب ناظم لاہور ایئر پورٹ پر پہنچے تو حافظ عبدالباسط شیخوپوری' حافظ فیصل افضل شیخ' حافظ محمد بابر سلفی اور برخوردار میاں زید الحسن پہلے سے ایئر پورٹ پر موجود تھے۔ یہ قافلہ توحید بذریعہ شاہین ایئر لائن کوئٹہ پہنچا جہاں نجیب اللہ اپنے ساتھیوں سمیت بغرض استقبال منتظر تھے۔ علیک سلیک ہوئی' معانقے ہوئے خوشیوں مسرتوں کا دور چلا' ہنستے مسکراتے قافلہ جامعہ سلفیہ دعوۃ الحق پہنچا۔ جبکہ میر کارواں امیر جماعت سینیٹر پروفیسر ساجد میر ۲۱ مئی بروز جمعرات اسلام آباد سے کوئٹہ تشریف لائے۔ جن کے استقبال کے لیے ایک جم غفیر صوبائی امیر الشیخ علی محمد ابوتراب کی قیادت میں ایئر پورٹ پر انتظار کر رہا تھا۔ جونہی امیر جماعت نے سرزمین بلوچستان پر قدم رکھا جماعتی احباب خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے اور فلک شگاف نعروں کا سلسلہ بلوچستان کے پہاڑوں کی طرح ساتھ ساتھ متواتر چل رہا تھا۔ تیرا ویر میرا ویر ساجد میر ..... پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ ..... حرمین سے رشتہ کیا لا الہ الا اللہ ..... پاک عرب دوستی زندہ باد ..... اہل حدیث کے دو اصول اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ..... اہل حدیث کی آواز کتاب وسنت کا نفاذ۔

یہ عظیم الشان استقبالی ریلی ایئر پورٹ روڈ پر نعرے بلند کرتے ہوئے شہر کی جانب رواں دواں تھی۔ سڑک کنارے کھڑے سرسبز وشاداب درخت بھی اجتماعی طور پر جھوم جھوم جا رہے تھے جیسے قافلہ توحید وسنت اور حرمین شریفین کے شیدائیوں اور فدائیوں کو دیکھ کر یہ بھی خوشی سے استقبال کرنے والوں میں اپنا شمار کروانا چاہ رہے ہوں۔ کارپوریشن کوئٹہ کی طرف سے کیاریوں میں لگے رنگ برنگے پھول مسکرا مسکرا کر حرمین شریفین کے دیوانوں اور پروانوں کو خوش آمدید کہتے محسوس ہو رہے تھے۔ راہ چلتے پیدل' سوار اور دکاندار کھڑے ہو کر اس شاندار جلوس کا نظارہ کر رہے تھے۔ کئی حیران وپریشان' کئی خوش وخرم اور کئی جستجو میں تھے کہ یہ انسانوں کا بپھرا ہوا طوفان کدھر کا رخ کیے ہوئے ہے۔ شہر کو احباب جماعت نے دلہن کی طرح سجا رکھا تھا۔ وال چاکنگ' اشتہار' پوسٹر' بڑے بڑے فلیکس اور ہر چوک میں جہازی سائز پورٹریٹ جن پر خادم الحرمین شاہ سلمان' علامہ پروفیسر ساجد میر' ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور الشیخ علی محمد ابوتراب کی تصاویر تھیں' واضح نظر آ رہے تھے۔

شہری پولیس اور ملٹری پولیس ہر موڑ اور چوک میں ٹریفک کے نظام کو کنٹرول کر رہی تھی۔ ہر طرف عید کا سماں اور گہما گہمی تھی۔ ہر کوئی سمجھ رہا تھا کہ آج کوئٹہ میں کوئی خاص دن ہے جس کا اس قدر اہتمام ہے۔ اہل حدیث یوتھ فورس کے باوردی چاک وچوبند دستے سکیورٹی کے اعتبار سے بڑے نظم وضبط سے جلوس کو اپنے حصار میں لیے ہوئے تھے جیسے مضبوط کوہساروں نے کوئٹہ شہر کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ بہرحال جلوس پوری آب وتاب' رعب داب' جوش وخروش اور کمال جذبہ وجلال سے ریلوے ہاکی گراؤنڈ کی طرف رواں دواں تھا۔ دوسری طرف گراؤنڈ میں پہلے سے تیار نظم وضبط سے مرصع خوبصورت کشادہ اسٹیج اور منتظر سامعین موجود تھے جو سروں پر پگڑیاں اور چہروں پر سنت کی پیروی کرتے ہوئے پیاری داڑھیاں سجائے بیٹھے تھے۔ کوئٹہ کے شہری اور اردگرد سے آئے ہوئے لوگ چمکدار' نئی' نرم اور سجی سجائی ترتیب سے لگائی کرسیوں پر براجمان تھے اور مختلف سیاسی' سماجی مذہبی ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے لیڈران اسٹیج پر تشریف فرما تھے۔ جن میں امیر کراچی محمد افضل سردار' مولانا عبدالباقی' مولانا روح اللہ توحیدی' مفتی سمیع اللہ' مولانا عبدالغنی ضامرانی' مولانا محمد زکریا' مولانا عبدالرزاق خارانی' قاری خلیل الرحمٰن جاوید' مولانا عبدالکبیر شاکر' حافظ محمد یوسف' فیصل افضل شیخ' حافظ محمد یونس آزاد' مولانا محمد رمضان مینگل شامل ہیں۔ ان سب حضرات نے بڑی محبت اور احساس سے حرمین شریفین سے اپنی عقیدت کا اظہار فرماتے ہوئے اپنے خطاب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی پالیسی کو سراہا اور قائد اہل حدیث علامہ پروفیسر ساجد میر کا بھرپور ساتھ دینے کا برملا اعلان کیا۔ الشیخ ابوتراب نے تمام مہمانان گرامی اور مقامی سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ سب سے آخر پر مہمان خصوصی حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب نے خطاب فرمایا جس کو پریس اور ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے دانشوروں نے بے حد پسند کیا۔ دوران خطاب پنڈال کئی مرتبہ عوامی نعروں سے گونجتا رہا۔ ساجد میر قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں ..... ہماری جند ہماری جان حرمین شریفین ..... ایک ہیں ہم ایک ہیں حرمین کے سائے تلے ایک ہیں ..... پاک عرب دوستی' باکمال لازوال ..... اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنان بار بار اعلان کرتے کہ جوانیاں لٹائیں گے' حرمین کو بچائیں گے۔ اس نعرہ پر عجیب سماں بندھ جاتا۔ قائد اہل حدیث نے کہا کہ پاکستانی عوام سعودی عرب کی پشت پر ہے اور اپنے محسنوں کو اکیلا چھوڑنا ہمارا شیوہ نہیں۔ حوثی باغی صرف سعودی عرب ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے دشمن ہیں۔ انہوں نے پوری دلیری سے کہا کہ ہم حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے آخری قطرہ خون بہانے کو بہت ہی سعادت سمجھتے ہیں۔ میاں نواز شریف کو مخاطب کرتے ہوئے امیر جماعت نے فرمایا: ''اپنے دل کو پوچھو حرمین سے وفا کیسے کریں؟ بے دین ذہنیت رکھنے والے جعلی لیڈروں کے جھانسے میں نہ آؤ' غیر جانبدار تو تماشائی ہوتا ہے' اپنا جھکاؤ نیکی کی طرف کرو۔ بُرائی کو ٹھکراؤ' حوثیوں کے قلع قمع کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرو'' انہوں نے فرمایا: ''میری جماعت اس مقدس مشن کے لیے جہد مسلسل کا عزم کر چکی ہے اور ہم میدان عمل میں ہیں۔'' ..... مولانا انوار الحق نے دعا خیر کروائی اور یہ عظیم الشان پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

تحریر: (مولانا) محمد نعیم بٹ

اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام

تحفظ حرمین شریفین کانفرنس گوجرانوالہ

30 مئی 2015ء ہفتہ کا دن اس لحاظ سے برسوں یاد رکھا جائے گا کہ اس دن گوجرانوالہ کی تاریخ میں ایسی بے مثال اور لاجواب کانفرنس کا انعقاد ہوا جس نے گوجرانوالہ کی تاریخ کی تمام سابقہ مذہبی کانفرنسوں کے ریکارڈ توڑ دیئے۔ لوگوں کا جم غفیر تھا جو کہ تھمنے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ حد نگاہ تک انسانی سر ہی سر تھے۔ انتظامات ناکافی ہو گئے۔ پروگرام کا آغاز وقت مقررہ پر نماز مغرب کے بعد ہوا۔ لوگ قافلہ در قافلہ آ رہے تھے' دیکھتے ہی دیکھتے پنڈال اپنی وسعتوں کے باوجود تنگیٔ داماں کا شکوہ کرنے لگا۔ جہاں جگہ ملتی لوگ سماتے جا رہے تھے۔ اسٹیڈیم کی سیڑھیاں راہ داریاں' غرض کہ کوئی جگہ خالی نظر نہیں آ رہی تھی۔ خواتین اسلام کی اتنی کثیر تعداد کبھی کسی مذہبی جلسہ میں دیکھنے میں نہ آئی تھی۔ یہ سب کچھ حرمین شریفین سے لگن' محبت' پیار اور انس کا نتیجہ تھا کہ لوگ دیوانہ وار دوڑے آ رہے تھے۔

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے زیر اہتمام اس کانفرنس کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس حقیقت کو اجاگر کیا جائے کہ حرمین شریفین کا تحفظ تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ سعودی اور اتحادی افواج حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے برسرپیکار ہیں۔ یمن میں باغیوں کے باعث بڑا فتنہ سر اٹھا رہا ہے جو امت مسلمہ میں انتشار وافتراق کا سبب ہے۔ باغیوں نے اہل یمن کو بے گھر کر دیا ہے' عورتیں اور بچے تپتے آسمان کے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ سعودی اور اتحادی افواج اس فتنہ کی بیخ کنی اور یمنی قانونی حکومت کی بحالی کے لیے مصروف ہیں۔ سعودی عرب نے یمن کی قانونی حکومت کی مدد کی ہے اور باغیوں کے ظالمانہ ہاتھوں کو روکا ہے۔ باغیوں نے حرمین شریفین پر قبضے کے عزائم ظاہر کیے ہیں جو کہ کسی صورت بھی قبول نہیں۔ حرمین شریفین کی حفاظت ہم اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اس بنا پر سعودی عرب کی سالمیت اور حرمین شریفین کا دفاع ضروری ہے۔ شاہ سلمان اور ان کا خاندان حرمین شریفین کی حفاظت کا فریضہ بخوبی سرانجام دے رہا ہے۔ ہمیں بھی من حیث القوم ان کے قدم کے ساتھ قدم اور کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑے ہو جانا چاہیے۔

تحفظ حرمین شریفین کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے امیر محترم پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ ''سعودی عرب سے ہمارا روحانی تعلق ہے اور اس تعلق کو کسی صورت دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کر سکتی۔ اس بنا پر ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہماری حکومت سعودی عرب سے ہر صورت میں تعاون کرے۔ یہ تعاون اس لیے بھی ضروری ہے کہ سعودی عرب پاکستان کا محسن ملک ہے جس نے ہر مشکل کی گھڑی میں ہمارا ساتھ دیا ہے۔ ایٹمی دھماکوں کے بعد جب پاکستان پر معاشی پابندیاں عائد ہوئیں تو سعودی عرب ہی تھا جس نے پاکستان کی سلامتی اور ترقی کے لیے 2 ارب ڈالر کا تیل مفت فراہم کیا۔ ارضی وسماوی آفتوں کے وقت متاثرین کی امداد اور بحالی کے لیے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے۔''

امیر محترم نے جچے تلے اور قائدانہ صلاحیتوں سے لبریز خطاب میں فرمایا کہ ''وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف صاحب! سعودی عرب صرف پاکستان کا ہی محسن نہیں آپ کا بھی محسن ہے جس نے مشکل وقت میں آپ کا ساتھ دیا' بلکہ آپ کو بچایا۔ اپنے دل میں جھانک کر دل سے فیصلہ لو۔ پارلیمنٹ کی طرف نہ دیکھو۔ اگر آپ کو یقین نہیں تو آ کے دیکھ لو کہ یہ لوگوں کا جم غفیر اور ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر حال دل کہہ رہا ہے کہ سعودی عرب کی سالمیت کے لیے حرمین شریفین کے تقدس کے لیے ہم اپنی جانیں بھی نچھاور کرنے کے لیے تیار ہیں۔'' امیر محترم نے کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر اہل حدیث یوتھ فورس کے شاہینوں وشہبازوں کو خراج تحسین پیش کیا اور مبارک باد دی۔

قائد یوتھ فورس حافظ ڈاکٹر الرحمٰن صدیقی نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں کہا کہ ہمارا ہر نوجوان حرمین شریفین کے تقدس پر مر مٹنے کے لیے تیار ہے۔ حرمین کے ساتھ ہماری محبتیں بے لوث ہیں۔ ان محبتوں کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ قائد یوتھ فورس نے لوگوں سے وعدہ لیا کہ عظمت مصطفیٰ کے لیے' ناموس صحابہؓ کے لیے' نفاذِ اسلام کے لیے ہمارا ساتھ دو گے تو ہر طرف سے اُٹھے ہوئے ہاتھ اپنے حال دل کا تذکرہ کر رہے تھے۔

کانفرنس کی خصوصیات میں سے ایک اہم چیز یہ تھی کہ آغاز سے اختتام تک لوگ جم کر بیٹھے رہے۔ اگر کسی کو بیٹھنے کے لیے جگہ ملی تو ٹھیک ورنہ کھڑے کھڑے ہی 8 سے 10 گھنٹے گزار دیئے۔

کانفرنس سے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے مرکزی وصوبائی قائدین' اہل حدیث یوتھ فورس کے مرکزی وصوبائی رہنماؤں کے علاوہ علماء خطباء' سکالرز نے خطابات کیے۔ اگر سب کی تقاریر پر کچھ لکھا جائے تو مضمون طوالت اختیار کر جائے گا۔ اس لیے صرف مقررین کے نام پر اکتفا کرتے ہیں۔

مقررین میں حافظ فیصل افضل شیخ' پروفیسر عبدالستار حامد' میاں محمود عباس' مولانا محمد نعیم بٹ' سید طیب الرحمٰن زیدی' علامہ طارق محمود یزدانی' رانا شفیق خان پسروری' سید سبطین شاہ نقوی' مولانا مشتاق چیمہ' صاحبزادہ حافظ عمران عریف' پروفیسر عبدالرزاق ساجد' حافظ عمر صدیق' قاری محمد حنیف ربانی' شیخ جمیل الرحمٰن' قاضی ریاض قدیر' حافظ محمد یوسف پسروری' حافظ عبدالعلیم یزدانی' حافظ بنیامین عابد' حافظ عبدالرؤف یزدانی' جعفر طیار' فداء الرحمٰن طیب' ڈاکٹر اسامہ عباس' امیر حمزہ طور' حافظ عمران تبسم ودیگر مقررین نے خطابات فرمائے۔

اسٹیج کو زینت بخشنے والے معزز مہمانوں میں صاحبزادہ حافظ شاہد امین' پروفیسر محمد سعید کلیروی' مولانا محمد صادق عتیق' پروفیسر عبدالغفور راشد' مفتی کفایت اللہ شاکر' رانا خلیق خان پسروری' حاجی نذیر احمد انصاری' مولانا ابرار ظہیر' حکیم محمد افضل جمال' مولانا عبدالغنی محمدی' حافظ عبدالغفار ریحان' حافظ محمد یحییٰ' مولانا عمر فاروق کیلانی' حافظ مقصود سلفی' عادل امین' عبدالوحید بٹ' قاری عرفان' عامر ظہیر' ذوالفقار فاروقی' عبدالمجید بٹ' عمر فاروق شاکر' قاری عمر فاروق طور' حافظ منظور الٰہی' سید مصطفیٰ شاہ' مولانا احسان اللہ ضیاء' اصغر شاکر' محمد ناصر شاکر' حافظ عبدالغفار ڈسکہ' بشیر احمد انصاری ودیگر شامل تھے۔

اسی طرح اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے سینکڑوں نوجوان سکیورٹی انچارج ذوالفقار فاروقی کی قیادت میں مصروف عمل رہے۔ مولانا عطاء الرحمٰن حقانی اور حافظ منظور الٰہی صاحب مہمانوں کے استقبال اور ہال کی نگرانی کرنے میں مصروف رہے۔ حافظ مقصود سلفی سٹی کی یوتھ فورس کے ساتھ انتہائی جانفشانی سے آنے والے معزز شرکاء کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے میں مصروف رہے۔ اسٹیج کی ڈیوٹی راقم (محمد ابراہیم محمدی) نعمت اللہ ظفر اور مولانا نعیم الرحمٰن شیخوپوری نے انجام دی۔

کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی' اختتام پر شرکاء ایک دوسرے کے گلے مل کر مبارک باد دے رہے تھے اور چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ حاضرین وشرکاء ایک نئے ولولے اور جذبے کے ساتھ اپنے اپنے علاقوں کو لوٹ گئے۔

میری یادوں کے دریچے میں چوہدری منور کاہلوں اور نذیر احمد اسد سندھو' حافظ ثاقب سرور ساقی' قاری تنویر قمر' حافظ عثمان شاکر گھوم رہے ہیں جو کانفرنس میں نمایاں نظر آ رہے تھے۔

کانفرنس کا یہ نقش بھی منقش ہے کہ اختتام پر 3 خوش نصیب افراد کو ایک ایک عمرہ کا ٹکٹ بذریعہ قرعہ اندازی دیا گیا جس میں ایک خوش نصیب خاتون بھی تھیں۔

آخر میں رب جلیل سے دعا گو ہوں کہ خداوند لم یزل اہل حدیث یوتھ فورس کو ایسی ہی کامیابیوں سے نوازتے رہنا' خدمت اسلام اور نفاذِ اسلام کے لیے ان کی جہدِ مسلسل کو ایک تابندہ تاریخ بنا دینا۔ (آمین!)

رپورٹ: محمد ابراہیم محمدی۔ ناظم تبلیغ AYF وزیر آباد

کابینہ .....مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان 2015ء

پروفیسر ساجد میر صاحب امیر

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب ناظم اعلیٰ	حاجی عبدالرزاق صاحب ناظم مالیات

نائب امراء

مولانا عبدالعزیز حنیف صاحب سینئر نائب امیر	مولانا علی محمد ابوتراب صاحب نائب امیر (امیر صوبہ بلوچستان)	پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب نائب امیر (امیر صوبہ پنجاب)
مولانا مفتی محمد یوسف قصوری صاحب نائب امیر (امیر صوبہ سندھ)	مولانا فضل الرحمٰن مدنی صاحب نائب امیر (امیر صوبہ خیبر پختونخواہ)	مولانا محمد یوسف انور صاحب نائب امیر
سید محمد قاسم شاہ صاحب (نائب امیر)	حافظ عبدالعلیم یزدانی صاحب نائب امیر	مولانا محمد عبداللہ نثار صاحب نائب امیر
مولانا حافظ عبدالحمید عامر صاحب نائب امیر	مولانا محمد سلیمان صاحب	

نائب ناظمین اعلیٰ

رانا محمد شفیق خاں پسروری صاحب ایڈیشنل سیکرٹری جنرل	مولانا محمد نعیم بٹ صاحب سینئر نائب ناظم اعلیٰ	مولانا عبدالرشید حجازی صاحب نائب ناظم اعلیٰ
علامہ زبیر احمد ظہیر صاحب نائب ناظم اعلیٰ	مولانا قاری محمد حنیف ربانی صاحب نائب ناظم اعلیٰ	مولانا محمد یاسین راہی صاحب نائب ناظم اعلیٰ
حافظ محمد یونس آزاد صاحب نائب ناظم اعلیٰ	رانا خلیق خاں پسروری صاحب نائب ناظم اعلیٰ برائے امور سندھ جنوبی پنجاب	قاضی ریاض قدیر صاحب نائب ناظم اعلیٰ

دیگر ناظمین

مولانا عبدالباسط شیخوپوری صاحب ناظم تبلیغ	ڈاکٹر عبدالغفور راشد صاحب ناظم تنظیمات	مولانا محمد شریف چنگوانی صاحب ناظم تعمیر مساجد
حافظ شاہد امین صاحب ناظم شعبہ خدمت خلق	حاجی نذیر احمد انصاری صاحب نائب ناظم مالیات	مولانا ارشاد الحق اثری صاحب ناظم تحقیق وافتاء
ڈاکٹر حماد لکھوی صاحب ناظم طبع وتالیف	مولانا عبدالمالک مجاہد صاحب خارجہ امور	پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی صاحب ناظم تعلیمات
ملک محمد سلیمان صاحب ناظم تعلقات عامہ	سید عتیق الرحمٰن شاہ صاحب نائب ناظم تبلیغ	حافظ محمد عثمان شاکر صاحب معاون ناظم تبلیغ

مجلس عاملہ .....مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان 2015ء

میاں محمود عباس صاحب	مولانا مبشر احمد مدنی صاحب	حافظ آصف مجید صاحب	پروفیسر شیخ عتیق الرحمٰن صاحب
مولانا شہاب الدین مدنی صاحب	جناب مولانا عبدالواحد صاحب	قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی	ڈاکٹر ذاکر شاہ صاحب
مولانا محمد ابراہیم طارق صاحب	سید خالد محمود ندیم صاحب	مولانا عرفان اللہ ثنائی صاحب	حافظ ثناء اللہ زاہدی صاحب
مولانا محمد طیب معاذ صاحب	مفتی محمد اسلم خاں صاحب	نذیر احمد خاں سلفی ایڈووکیٹ صاحب	حافظ عبدالمجید بٹ صاحب
پروفیسر نجیب اللہ طارق صاحب	ڈاکٹر محمد حمود لکھوی صاحب	جناب حافظ عبدالغفار صاحب	مولانا محمد ارشد صاحب بیگم کوٹی
رانا نصر اللہ خاں صاحب	مولانا عبدالغنی ضامرانی صاحب	ملک ذوالقرنین ڈوگر صاحب	ڈاکٹر طالب الرحمٰن شاہ صاحب
سید عبدالحنان شاہ صاحب	مولانا محمد رفیق سلفی صاحب	مولانا عبداللہ یوسف صاحب	پروفیسر محمد یٰسین ظفر صاحب
پروفیسر محمد سعید کلیروی صاحب	جناب عبیدالرحمٰن محسن صاحب	امتیاز احمد مجاہد ایڈووکیٹ صاحب	حافظ طارق محمود یزدانی صاحب
مولانا محمد یونس قریشی صاحب	مولانا عبدالرحمٰن ثاقب صاحب	جناب حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی	جناب حافظ فیصل افضل شیخ
جناب حافظ میاں عبدالغفار صاحب	جناب حافظ مسعود اظہر	مولانا محمد حسن سموں صاحب	حافظ عمران عریف
جناب حافظ عبدالشکور	مولانا سیف اللہ عابد صاحب	پروفیسر عبدالرحمٰن شارق صاحب	حافظ احمد حسن صاحب
زبیر محمود مغل صاحب	جناب میر محمد جمیل صاحب		

اخبار الجماعۃ

عمرہ کے لیے سابقہ اپرووَل فیس جاری کی جائے

فیصل آباد (26 مئی 2015ء) ایسوسی ایشن آف ایشین حجاج کے کنوئیر حافظ شفیق کاشف نے سعودی عرب کی عمرہ کمپنیوں کی طرف سے عمرہ ویزا کے ریٹس میں بے تحاشہ اضافے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک میں زائرین کو عمرہ کی سعادت میں مشکلات پیدا کی جارہی ہیں' سعودی وزرات حج نوٹس لیکر عمرہ ویزا اپرووَل کے ریٹ مقرر کر کے کمپنیوں کو لوٹ مار سے باز رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی حکومت کا دعوٰی ہے کہ وہ عمرہ و حج زائیرین کو ویزا مفت مہیا کرتے ہیں لیکن سعودی عرب کی سپانسر کمپنیاں پاکستانی زائیرین سے شعبان میں ہی دو ہزار ریال اپرووَل فیس وصول کر رہی ہیں جس کے عوض وہ کوئی سروس پیش نہیں کریں گے۔ شفیق کاشف نے کہا کہ عمرہ سیزن کے آغاز میں یہی اپرووَل 200 ریال میں دی جاتی ہے لیکن جوں ہی رمضان المبارک قریب آتا ہے اس کے ریٹ کئی سو فیصد بڑھا دیئے جاتے ہیں لیکن سعودی وزرات حج و عمرہ کوئی نوٹس نہیں لیتی۔ انہوں نے کہا کہ اس سال سرکاری حج سکیم سے محروم رہ جانے والے زائرین رمضان میں عمرہ کے خواہشمند ہیں جن کی تعداد تقریباً 2 لاکھ ہے لہذا ان زائیرین کو 200 ریال میں اپرووَل جاری کی جائے تاکہ وہ عمرہ کی سعادت حاصل کر سکیں۔

پاکپتن ضلعی و تحصیلی ذمہ داران کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکپتن کے ضلعی و تحصیلی ذمہ داران کا اجلاس بتاریخ 3 جون 2015ء جامع مسجد کی اہلحدیث محلہ ضیاء نگر عارفوالہ میں منعقد ہوا 5 تا 11 جون 2015ء شمارہ نمبر 22 مجلہ ''اہل حدیث'' میں پاکپتن کے حوالہ سے دو تنظیمی خبریں شائع ہوئی ہیں جس میں عبدالغفار گجر کو ممبر مساجد کمیٹی پاکپتن اور رائے اسماعیل کھرل کو امیر تحصیل عارفوالہ لکھا گیا ہے۔ جب کہ منتخب ضلعی کابینہ نے اس خبر کی تردید کی ہے اور اجلاس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان دونوں حضرات کا ضلعی اور تحصیلی عہدوں سے کوئی تعلق نہ ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

قاری محمد یحییٰ صابر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع پاکپتن
قاری محمد یعقوب طاہر ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع پاکپتن

درس قرآن

بتاریخ 15 جون' بروز سوموار' بعد نماز مغرب جامعہ تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور میں پروفیسر حافظ ڈاکٹر قدرت اللہ U.E.T درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

الداعی الی الخیر: سید جنید غزنوی رئیس جامعہ ہذا

درخواست دعاء صحت

مرکزی جمعیت اہل حدیث قصور سٹی کے امیر مولانا قاری محمد ابراہیم کاظم اور ڈاکٹر ریاض الرحمٰن چوہان صاحب فراش ہیں' احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

دعا گو: حاجی ثناء اللہ ثاقب' ناظم نشرواشاعت سٹی قصور

ماہانہ چوتھا تحصیلی اجلاس

مؤرخہ 14/4/15 بروز منگل بعد نماز عصر مبارک مسجد اہل حدیث مسلم بازار رحیم یار خاں میں زیر امارت جناب مرزا افتخار بیگ امیر تحصیل رحیم یار خاں' زیر نظامت قاری ابوطلحہ ثناء اللہ شاہد قصوری' ناظم تحصیل رحیم یار خان ماہانہ اجلاس منعقد ہوا' مولانا قاری ساجد منیر' خطیب چک نمبر 103/P نے تلاوت قرآن کا اعزاز حاصل کیا' اس کے بعد ناظم تحصیل ثناء اللہ شاہد قصوری نے سابقہ اجلاس کی کاروائی پڑھ کر سنائی' ہاؤس نے توثیق کی۔ اس کے بعد تحصیلی امیر مرزا افتخار نے شرکاء اجلاس کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس کا ایجنڈا قاری ثناء اللہ شاہد قصوری نے پڑھ کر سنایا۔ شعبہ تبلیغ کی کارکردگی مولانا رضاء اللہ سلفی' ناظم تبلیغ تحصیل رحیم یار خان نے پیش کی۔ صوفی عبدالرحمٰن' رانا شاہد محمدی اور محمد زاہد نے مختلف تجاویز دیں۔ شعبہ بلڈ بنک کے قیام کا جائزہ لیا گیا اور مولانا عبدالاکبر عباسی' محمد شبیر حسین شاکر کو شعبہ بلڈ بنک کا کوآرڈینیٹر مقرر کیا گیا۔ شعبہ بیت المال کو مضبوط کرنے کے لیے تجدید عہد کیا گیا۔ فیصلے: مرکز سے ہر قسم کا تعاون جاری رہے گا اور جماعت کے ترجمان اہل حدیث کو ہر گھر میں متعارف کروایا جائے گا۔ صوفی عبدالرحمٰن کی دعا اور مرزا افتخار کی ضیافت کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

منجانب: قاری ابوطلحہ ثناء اللہ شاہد قصوری' ناظم تحصیل رحیم یار خان

ضرورت رشتہ

اہل حدیث سلفی عمر 45 سال پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ برسر روزگار شخص کے لیے کنواری' بیوہ' مطلقہ خاتون کا رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ رابطہ: 0300-8538479

ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ظفروال کا ماہاہ اجلاس جامع مسجد ریاض الجنہ بولا باجوہ نزد دھم تھل میں حافظ عبدالغفار ریحان امیر تحصیل کی زیر امارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں بیت المال کے لیے گندم کے عشر کی فراہمی' تحفظ حرمین شریفین کانفرنس گوجرانوالہ میں شرکت کی تیاری کی بابت اور دروس رمضان کے متعلق مشاورت کی گئی۔ اجلاس میں مولانا محمد اسلم سندھو' حافظ منظور احمد' مولانا مختار شاکر' حافظ احسان الحق' مولانا عبدالحسیب' قاری لیاقت ربانی' حافظ عبدالرشید بٹ' چوہدری منور کاہلوں' حافظ یوسف مجاہد' سیف اللہ گھمن' شاہد عمران' شکیل حامدی' ابوبکر معاویہ سمیت کارکنوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ پیغام ٹی وی کے نمائندہ نے شرکاء اجلاس کی پرتکلف کھانے سے تواضع کی۔ (اسد اللہ گل ناظم رابطہ تحصیل ظفروال)

تحفظ حرمین شریفین پروگرام

قصور شہر میں تحفظ حرمین شریفین پروگرامز کا سلسلہ مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی قصور کی طرف سے جاری ہے' اس سے قبل جامع مسجد توحید شہباز خان روڈ قصور میں مولانا عبدالرزاق ساجد' مسجد منیرہ اہل حدیث میں پروفیسر عبیدالرحمٰن محسن صاحب اور 6 جون کو جامع مسجد خالد بن ولید میں مولانا جمیل اجمل گورایہ آف ملتان نے خطابات فرمائے۔ تمام پروگرام الحمدللہ انتہائی کامیاب رہے جو مرکزی جمعیت قصور کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ 8 جون کو مرکزی جمعیت اہل حدیث قصور کی طرف سے ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں مولانا یٰسین بلوچ صاحب خطاب فرمائیں گے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث قصور نے مختلف ہینڈ بلز شائع کیے ہیں ''جمعۃ المبارک کا دن''، ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا 786''، ''خطبہ مسنونہ و خطبہ حجۃ الوداع''، ''کیا مردے سنتے ہیں'' وغیرہ وغیرہ صرف 10 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

منجانب: حاجی ثناء اللہ ثاقب' ناظم نشرواشاعت سٹی قصور

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شانگلہ کا انتخاب

امیر: ڈاکٹر یحییٰ اخوندخیل۔ ناظم: مولانا ظاہر بہادر سلفی
ناظم مالیات: غنی رحمٰن' ناظم اطلاعات: حبیب الرحمٰن'
نائب ناظم: محمد سلطان سلفی۔

درخواست دعائے صحت

جناب قاری احسان الحق حقانی' ناظم فیصل ٹاؤن لاہور ان دنوں علیل ہیں' ان کی صحت کاملہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔ (منجانب: محمد طلحہ سیف)

برائے خواتین

درسِ قرآن

ان شاء اللہ

بمقام

جامع مسجد تقویٰ H بلاک وفاقی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور

20 جون 2015

بروز ہفتہ بعد نماز ظہر

عظیم سکالر محترمہ

استاذۃ نگہت ہاشمی صاحبہ

سرپرست

النور انٹرنیشنل

خطیب جامع مسجد تقویٰ H بلاک وفاقی کالونی جوہر ٹاؤن حافظ ممتاز حسین

رابطہ نمبر 0321 2222574

سفیرانِ مساجد و مدارس توجہ فرمائیں!

امن وامان کے ناگفتہ بہ حالات کے پیش نظر مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چتر پڑی میر پور (آزاد کشمیر) میں تعاون کے لیے آنے والے سفیر حضرات مطلع رہیں کہ یکم جون 2015ء سے کسی شخص کو مسجد میں رات گذارنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

نوٹ: پنجاب یا آزاد کشمیر کے مدارس کے لیے اسلام آباد کا تزکیہ قابل قبول ہوگا۔ تصدیق کرنے والے صاحب اپنا فون نمبر بھی لکھیں۔

منجانب: صدر وانتظامیہ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چتر پڑی میر پور (آزاد کشمیر)

ضرورت امام مسجد اور خادم

اسلام آباد میں اہل حدیث مسجد کے لیے ایسے تجربہ کار امام مسجد کی ضرورت ہے جو درس نظامی سے فارغ التحصیل، حافظ، اچھی خطابت اور عمدہ تجوید کے مالک ہونے کے ساتھ ناظرہ اور حفظ کی تدریس کر سکتے ہوں۔ معقول مشاہرہ اور قیام وطعام (سنگل کے لیے) کی سہولت فراہم ہوگی۔ نیز مسجد کی صفائی اور دیگر انتظامی امور کے لیے چست خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ خواہش مند افراد اپنی درخواست (ہمراہ دو عدد تصاویر، شناختی کارڈ کاپی، تعلیمی اسناد کی نقول، اور سی وی یا تعارف) درج ذیل ایڈریس پر ارسال کریں۔

صدر مسجد کمیٹی، کوٹھی نمبر 15، نیلم روڈ، G-9/3۔ اسلام آباد۔ رابطہ: 051-2250535

گھوڑا

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S فی دستیاب ہیں

چوک نیا نمیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا نمیں گوجرانوالہ

فون نمبرز 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد زیشان ربانی 0343-6007696

سرسار

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پورٹیبل ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارنیٹڈ اور متعلقہ کیبر پارٹس اور مرمت کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا نمیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

انا للہ وانا الیہ راجعون

اداره جمعیۃ المنازل الخیریۃ (ادارۃ المساجد) گوجرانوالہ کے دفتر میں کام کرنے والے دیرینہ بزرگ ساتھی جناب منشی محمد یوسف عاصی جو عرصہ 29 سال سے ادارہ المساجد کی خدمت میں پیش پیش رہے اور ادارہ کے فلاحی کاموں میں جوانوں سے بڑھ کر خدمات انجام دیتے رہے۔ 26 جون بروز منگل دفتر میں دوپہر کے کھانے کے دوران دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ رتہ روڈ گوجرانوالہ کے بڑے قبرستان میں ادا کی گئی۔ کثیر تعداد میں جماعتی، سیاسی اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔ مرحوم اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل، نیک سیرت، شریف النفس اور درد دل رکھنے والے ایک جواں دل کارکن تھے۔ جنہوں نے ادارۃ المساجد کے تحت بے شمار مساجد، مدارس اور دیگر پروگراموں کی تعمیر وتحفیظ کی انتہائی ذمہ دارانہ نگرانی کی۔

شریک غم: ابوسیف اللہ/ قاری نصیر احمد کنگن پوری

یا حی یا قیوم بسم اللہ الرحمن الرحیم

بشارت

جنت میں گھر بنائیے

الحمد للہ

جماعت اہلحدیث کی مسجد و مدرسہ کیلئے 360 گز کا پلاٹ حسن پنور گوٹھ نزد جوگی موڑ نیشنل ہائی وے پر لے لیا گیا ہے جبکہ دور دراز تک مسجد و مدرسہ نہیں ہے۔

علماء کرام کی تصدیقات و تزکیہ جات موجود ہیں

مدرسہ اسلامیہ للبنات اہلحدیث

زیر تعمیر ہے مخیر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے تعمیر کیلئے سریہ، سیمنٹ، ریتی، بلاک، بجری اور نقد رقم کی اشد ضرورت ہے آپ اپنا تعاون چاہے سامان کی صورت میں یا نقد کی صورت میں جمع کروا کر رسید ضرور حاصل کریں۔

پلاٹ کی کل قیمت 12 لاکھ روپے ہے

جو کہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرنے پر مخیر احباب بڑھ چڑھ کر کار خیر میں حصہ ملائیں

جمعیت اہلحدیث سندھ

محمد ابراہیم ساجد

خلیل الرحمن

محمد داود شاکر

رابطہ: عبدالباسط ظہیر

بینک اکاؤنٹ بینک الحبیب بنام عبدالباسط

1087-0095-004795-01-5

رابطہ: 0305-2301399 0303-8350438

کمپوزنگ: عبداللہ طلحہ محمدی مرکز مرکز اہلحدیث مدینہ ابن تیمیہ

ہر شہر، ہر ضلع سے ڈسٹری بیوٹر درکار ہیں

ہماری پروڈکٹ "ایزی پیپر سوپ" جو فی زمانہ گھر سے باہر سفر میں، آفس میں، مسجد میں، سکول، کالج میں ہر ایک کی شدید ضرورت بن چکا ہے۔ کی مارکیٹنگ کے لیے ہر شہر سے ڈسٹری [illegible] رابطہ کریں۔ دس ہزار روپے ذاتی کا [illegible] شروع کریں اور ما[illegible] روپے کما[illegible] محنتی، ایماندار، کارو[illegible] رابطہ کریں۔

مینجنگ ڈائریکٹر حافظ ظفر اقبال

0335/03[illegible]-5150317

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ [illegible] ناگہاں ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے [illegible] زمانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ای [illegible] نک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

IATA

تکبیر
ٹریولز اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

حج - عمرہ - ایئر ٹکٹنگ

وزارت مذہبی امور لائسنس نمبر 3246

قافلہ حج زیر قیادت : مولانا محمد زبیر عقیل فاضل مدینہ یونیورسٹی ۔ ان شاء اللہ
0300-8450426

☆.....آپ فاضل مدینہ یونیورسٹی عالم دین کی قیادت میں حج ادا فرمائیں گے۔

☆.....ارکان حج کی ادائیگی اور نماز باجماعت کی ادائیگی مسنون طریقہ سے ہوگی۔

☆.....منیٰ اور عرفات میں قیام کے دوران دروس کا اہتمام ہوگا اور آپ کو پیش آمدہ مسائل کی دینی رہنمائی میسر ہوگی۔ ان شاء اللہ

عمرہ

سعودی کمپنی سے ڈائریکٹ ایگریمنٹ
بہترین ہوٹلز ' لگژری ٹرانسپورٹ
اعلیٰ سروسز ' با اخلاق سٹاف
پیکجز کے لئے رابطہ کریں۔

سردار محمد نواز ڈوگر۔ 03004699430

ثناور سنٹر موڑ سمن آباد ملتان روڈ لاہور فون 2-37525001-042

حفظ القرآن کا منفرد اور دلکش انداز

قرآن مجید حفظ و ناظرہ، باترجمہ اسکول کے ساتھ

(مار پیٹ کے بغیر)

ادارہ یسرنا القرآن

(علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کیمپس)

قرآن مجید کے فہم میں ہمارا ساتھ دیجئے!

رمضان المبارک نیکیوں کا موسم بہار

زکوٰۃ عطیات

کیلئے کرنٹ اکاؤنٹ نمبر

0602-0100851081

میزان بنک کینٹ برانچ سیالکوٹ

ڈاکٹر عبدالرؤف ظہیر 0321-7137 906 0300-5455 906

لنک مرادیہ روڈ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ

اعلان داخلہ
سال 2015-16

ایمز ایجوکیشن سسٹم اور معہد اللغۃ العربیۃ کے باہمی اشتراک سے

میٹرک/ایف اے پاس طالبات کیلئے

2 سالہ مثالی تعلیمی اور تربیتی پروگرام

ایف اے/بی اے عربی انگلش میڈیم

طالبات کی دینی اور تعلیمی حقیقی ضرورتوں کی تکمیل کیلئے

دو زبانوں پر مکمل عبور + اسلامی علوم + ایف اے اور بی اے کے امتحانات + وفاق المدارس سے امتحان پر مشتمل

پروگرام کی اسکیم

- عربی اور انگلش پر مثالی عبور
- مکمل ترجمہ قرآن اور تفسیر
- حدیث شریف اور فقہ کا وسیع مطالعہ
- ٹرانسلیشن اور ٹیچنگ کی تربیت
- عمدہ تجوید اور ۲ پاروں کا حفظ
- ایف اے اور بی اے کا ریگولر امتحان
- وفاق المدارس کے امتحان میں شرکت
- اہم کمپیوٹر سافٹ ویئرز کی ٹریننگ
- ہر طالبہ کی انفرادی تربیت اور رہنمائی

پروگرام کی افادیت اور اسکوپ

پروگرام کے بعد اپنی شاندار قابلیت کی بنا پر طالبات درج ذیل نمایاں میدانوں میں بآسانی عملی اور تعلیمی ترقی کر سکیں گی

انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر	لا (قانون)	شریعہ اینڈ لا	ٹرانسلیشن	آئی ٹی	انٹرنیشنل ریلیشنز (آئی آر)	ٹیچنگ/ایجوکیشن	صحافت
تبلیغ (دعوۃ)	عربی زبان	حفظ وتجوید	اصول الدین/اسلامیات	علوم تفسیر	علوم حدیث	علوم فقہ	فنانس/بینکنگ

- انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں بآسانی داخلہ اور عمدہ پوزیشن
- اندرون ملک یا بیرون ملک مزید تعلیم کی صلاحیت
- قابل ماہرین تعلیم اور مستند علما کرام کی زیر نگرانی
- علما کرام اور بین الاقوامی اسکالرز کے لیکچرز
- مثالی دینی واخلاقی تربیت اور مثالی نصاب
- ماہانہ مطالعاتی اور تفریحی دورے

سہولیات: راولپنڈی اور اسلام آباد سے ٹرانسپورٹ دستیاب | بہترین، محفوظ اور باپردہ ہاسٹل | مستحق طالبات کیلئے اسکالرشپ

داخلہ کیلئے: مزید درکار معلومات بذریعہ فون یا ویب سائٹ حاصل کیجئے۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو انفرادی طور پر 1 تا 15 اگست کے درمیان ہوں گے۔ ہاسٹل کی محدود نشستیں ''پہلے آیئے پہلے پایئے'' کی بنیاد پر ہونگی۔

داخلہ کیلئے انٹرویو: 1 تا 15 اگست **آغاز کلاسز: 17 اگست**

AIMS Education System
H#9, St#49, F-8/4, Islamabad, Tel# 051-2251922-5
www.aims.net.pk

معہد اللغۃ العربیۃ
INSTITUTE OF ARABIC LANGUAGE
کوٹھی نمبر-15، مین نیلم روڈ، سیکٹر جی نائن/فور، اسلام آباد فون: 051-2261116, 051-2250535
ویب سائٹ: www.arabicpakistan.com ای میل: arabicpakistan@gmail.com

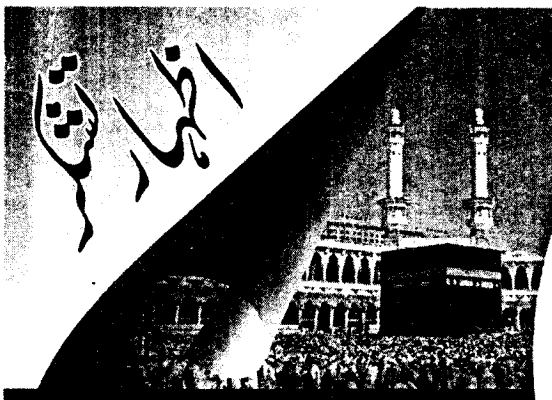

اظہار تشکر

کی بے مثال کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہم

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

کے زیر اہتمام گوجرانوالہ کی تاریخ کی سب سے بڑی

تحفظ حرمین شریفین کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی وضلع گوجرانوالہ

واہل حدیث یوتھ فورس سٹی وضلع گوجرانوالہ

کے قائدین واکابرین وکارکنان، شیوخ الحدیث وعلماء کرام کے بے مثال تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے والے مرکزی وصوبائی ذمہ داران وکارکنان کے انتہائی مشکور ہیں جنہوں نے دِن رات محنت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنایا۔ عوام الناس کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے موسم کی شدت کے باوجود بڑی تعداد میں شرکت کی۔

کانفرنس کی کامیابی کے لیے اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران نے بھرپور کوشش کی کہ کانفرنس میں شمولیت اختیار کرنے والے تمام علماء وکارکنان اور مہمانان گرامی کی کماحقہ میزبانی کی جائے۔ تاہم اگر اس سلسلہ میں کسی قسم کی کمی کے لیے ہم آپ سے معذرت خواہ ہیں اور مثالی تعاون پر آپ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

منجانب

ذاکر الرحمن صدیقی
صدر
اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

فیصل فضل شیخ
جنرل سیکرٹری
اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

تشنگان علم کیلئے عظیم خوشخبری

زیر نگرانی

حضرۃ العلام فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی حفظہ اللہ

شیخ الحدیث جامعہ ھذا

جامعۃ الدراسات الاسلامیہ

حسب سابق اس سال بھی

عزیز پلی برانچ ہربنس پورہ لاہور میں

کا اہتمام کیا گیا ہے

دورہ صرف و نحو و اصول حدیث و تخریج

20 شعبان سے

20 رمضان تک ان شاء اللہ

جس میں مبتدی و منتہی طلباء کو تحقیق و تخریج اور حدیث کی صحت و ضعف کو پہچاننے کا طریقہ اور علم اسماء الرجال اور امہات کتب رجال کا تعارف بھی شامل ہوگا

اس دورہ میں عربی گرائمر سے آگاہی کیلئے مبتدی اور منتہی طلباء کیلئے اہم صرفی و نحوی نکتہ جات

- صیغ مشکلہ اور اشتقاقی مادہ کا علم
- عربی عبارت کی درستگی پر خصوصی توجہ
- مترادفات القرآن والحدیث کی آگاہی
- قرآن مجید کے آخری دو پارے ترجمہ تراکیب کے ساتھ
- عربی بول چال کیلئے مشق
- عبارت کی درستگی کیلئے صحاح ستہ سے تمرین
- کالجز و یونیورسٹیوں کے طلباء بھی شریک ہو سکتے ہیں
- دورہ کے اختتام پر قیمتی انعامات و اسناد دی جائیں گی

تدریس کے فرائض

فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالرحمن فاروقی صاحب حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منشاء تلمیذ رشید محدث العصر سلفی رحمہ اللہ و علی آلہ و رحمۃ اللہ

سرانجام دیں گے ان شاء اللہ

اعلان داخلہ

10 شوال سے 20 شوال تک تمام شعبہ جات میں داخلے جاری رہیں گے

فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی حفظہ اللہ

شیخ الحدیث جامعہ ھذا

ناظم جامعۃ الدراسات الاسلامیہ عزیز پلی برانچ ہربنس پورہ لاہور

حافظ عبدالرؤف

0423-6545305-0300-4639354-0333-4145498-0321-4681261

عبدالستار پرنٹنگ پریس شیخ ہندی مارکیٹ میزن بھاٹی لاہور 0300-0320-0333-0313 4110657 مکمل محمد عرفان عبدالستار 0300-9354701 irfansattar1977@gmail.com

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

قائد ملت سلفیہ

علامہ حضرت پروفیسر ساجد میر صاحب کو

آزاد کشمیر گلگت بلستان قائمہ کمیٹی سینٹ کا چیئرمین

سینیٹر اور امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

اور

فضیلۃ الشیخ محسن اہلحدیث

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کو

ممبر قومی اسمبلی

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے

مبارکباد

پیش کرتے ہیں

اور امید رکھتے ہیں کہ ان کی قیادت میں حسب سابق جماعت ترقی کی منزلیں طے کرتی رہے گی۔

منجانب

محمد زبیر مجاہد

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل پتوکی 0345-7504296

شیخ عبدالرؤف

صدر مسلم لیگ (ن) حبیب آباد 0300-5085449

Designing By: Sajjad Ismail 0346-4503270